



نور علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

سراغ محمدی ذکر کرامات و احوال و جلال و کبریا و حسن و جمال و ابراهیم و اسماء



کریمه باب سوم هایت المؤمنین است از ائمه کرامات و احوال و جلال و کبریا

کتابخانه ملی مشهد  
مطبعه ملی مشهد  
کتابخانه ملی مشهد  
مطبعه ملی مشهد

اطلاعی۔ اس مصنف میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار ترتیب کے لیے موجود ہے جو کئی مرتبہ معمول ہر ایک شاخ کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے ساتھ دلائل سے نشانہ افغان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان اس کتاب کے پیش منج کے تین صفحہ جو سادہ ہیں ان میں بعض کتب تو تاریخ بنیاد و دیباغیہ کی طرح کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا رفاہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

۱۔ گنجینہ سرور سی۔ سرور گنج تاریخ  
ولادت و وفات اولیاء اللہ اور سلاطین ہند  
اسلامی کا ذکر ہوا از مفتی غلام سرور لاہوری۔  
۲۔ دبستان مذاہب۔ اعتقادات مذاہب  
کا بیان مصنفہ باسم نامہ نگار۔  
۳۔ جذبات القلوب فارسی۔ مصنفہ شاہ  
عبدالحق دہلوی۔  
۴۔ حیات القلوب۔ نوادر کتب معتبرہ مذہب  
امامیہ سے جو بہت سندی مصنفہ قدوۃ العلماء  
ملا محمد باقر مجلسی تین جلد۔  
۵۔ اچلہ۔ میں احوال انبیاء کا بانشاد و رواۃ  
از آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
بہت شرح و ربط کے ساتھ۔  
۶۔ چلہ۔ خاص احوال بابرت پیغمبر از انان  
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
میں در بیان معجزات و غزوات۔  
۷۔ چلہ۔ بیان امارت و اثبات امارت  
ہو کہ انشاء اللہ سلطنت اللہ علیہم۔

۱۔ کتب تواریخ انبیاء و اولیاء فارسی  
عجائب المقصص۔ انبیاء و احوال معجزات  
مصنفہ مولوی عبد الواحد۔  
۲۔ خزینۃ المصنفین۔ اسمین احوال انبیاء و سلفین  
و انکہ گیارہ و صحابہ کرام جو جلد بہ جلد وارد کیا اللہ  
سالک و جذوب خانوادہ حضرات قادر پرست و تہذیب  
و علم و مدبر اور جس قدر خاندان سے بین تفاوت و کرام  
قرادی و فرادی سب کا ذکر ہو بری جامع کتاب ہو  
و جلد میں مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔  
۳۔ اچلہ۔ میں پانچویں میں احوال انبیاء  
و انکہ و صحابہ تا مسلمان اولیاء سید امام علی شاہ  
مجددی تک۔  
۴۔ چلہ۔ پانچویں خزان از حال شیخ دوم  
تا حال مشتاق شاہ لاہوری۔  
۵۔ روضۃ الصفا۔ بری عمدہ کتاب سند اول ہو  
مانند سچ سارہ کہ سات جلد ہیں مصنفہ خواجہ شاد  
سیر الاقطاب۔ ذکر کرامات و معجزات عبادات  
اولیاء اللہ مصنفہ شاہ الدہلیہ۔

تواریخ احوال انبیاء و اهل بیت

قصص الانبیاء - موسوم به برشته الاسفینا از مولوی محمد طاهر -  
 ایضا - خرد -  
 عجایب القصص - بسو کتاب و کلمات از انبیا و اولیایین مرتبه مولوی شمس الدین - دو جلد بین  
 از جلد - بین حالات آنرا پیش از و بعد از  
 تا قصه بکنند و بیاد قوس -  
 از جلد - بین تمام ذکر حضرت خاتم المرسلین صلی الله  
 علیه و آله و سلم -  
 تاریخ حبیب آل - احوال حضرت از ولادت تا وفات  
 تا وفات حضرت مولوی عنایت الله -  
 فتوحات و اقدسی - عایده المرحمه کاتر جمعه اردو و چهار حصه -  
 از حصه - بین معاری الرسول -  
 از حصه - بین فتوح الشام -  
 از حصه - بین فتوح المصر -  
 از حصه - بین فتوح البعث -  
 یہ مجموعہ کتاب عربی میں مصنفہ حضرت واقعی  
 تھاجب کاتر جمعه اردو میں بعبارت مجلس عام فہم  
 فرمایا کہ ترجمہ مولوی شہادت علی خان دہلوی  
 ترجمہ فقط معاری الرسول - موسوم بہ  
 معاری الصادقہ -

ترجمہ فتوح الشام و فتوح المصر یکجا کی -  
 ترجمہ فتوح البعث - موسمی بہ غزوہ عرب  
 حدیقہ الاولیاء - اولیاء اللہ کا ذکر ہر قسم کا -  
 مولانا مفتی غلام سرور -  
 تذکرہ ذوالخفا و مشطوم - خلاصہ فتوح الشام  
 المصر و البعث و کتب دیگر بابت علی -

تاریخ سلاطین فارسی

الکبرنامہ - کا فن خود خط و مین و انجمن و فتر -  
 ۱ - و فتر - بین ذکر ولادت کبیر شاہ -  
 ۲ - و فتر - بین انتقامات اور وضع تاریخ  
 جدیدہ اہل و غیرہ -  
 ۳ - و فتر - بین فتوحات ملکی مصنفہ و مدونہ  
 شیخ ابو الفضل وزیر کبیر شاہ -  
 آئین کبری - ہر سہ دفتر با تصدیقات  
 و نقشہ جات ہر آئین کتب و نیر و سیاہ چھپ ہوئے  
 ۱ - آئین - خزینہ آبادی و خزینہ ہواہر  
 و دار الضرب و غیرہ -  
 ۲ - آئین - ہر کار نامہ متعلقہ صوبہ کے -  
 ۳ - آئین - متفرقات مصنفہ و مدونہ  
 شیخ ابو الفضل وزیر خاقان کبیر شاہ -  
 تاریخ فرشتہ - کامل مشہور و معتبر تاریخ کی کتاب  
 میں بین حالات راجگان و سلاطین ہند تانہند  
 کبیر شاہ شیخ و سبطہم قوم بہ مصنفہ لا حیدر قاسم

مہندرشاہ استر آبادی دو جلد ہر جلد میں ۱۰۰۰  
طبقات اکبری۔ اس کتاب میں زمانہ  
سبکدلیں سے تا عصر سلطانی الدین محمد اکبر بادشاہ  
مفصل احوال ہر سات طبقہ میں مصنفہ مولانا  
انعام الدین احمد۔

۱۔ طبقہ۔ ذکر سلطین دہلی۔

۲۔ طبقہ۔ ذکر سلطین دکن۔

۳۔ طبقہ۔ ذکر سلطین جوینور۔

۴۔ طبقہ۔ ذکر سلطین مالوہ۔

۵۔ طبقہ۔ ذکر سلطین بلوچستان۔

۶۔ طبقہ۔ ذکر سلطین سندھ۔

۷۔ طبقہ۔ ذکر سلطین قلات۔

حدائقہ الاقالیع۔ بادشاہوں اور اہل کمالوں

کا احوال اور ملکوں کا جغرافیہ توہم و تصویع

لکھا ہوا کیفیت تہذیب و تادیب سرکشان

ہند کی خوب لکھی ہوئی نقشہ نقشہ تہذیب

تہذیب اکبری۔ کہ جو بنفس نفیس خود

جو انگیر بادشاہ نے ہر ایک روپہ اور وسط

سال، اچلوں تک تحریر فرمایا من بعد تشریف

مسلمہ اختر خان نے سوادات حالات مابعد

بعد از فتح بادشاہ کے شامل کیے انراں بعد نشی

مرا احمد باوی نے ترتیب دیکر دیباچہ لکھا

تکمیل کو پہنچایا۔

مقتل التواریخ۔ حالات ہر سن کے ابتدائی

احوال بنی اسلامی سے تا زمان فتح پنجاب اور

کے احوال کے ساتھ مصارع ماوراء النہر کی

اور کتبہ عمارت اور مقابلہ ہندو اکبر آباد کی

موقوفہ تاسیس ولیم صاحب بہادر جنگو کمال درجہ کا

لاکھ پیر و فیضیہ بان فارسی کا کتبہ چاہیے۔

اقبال نامہ جہانگیر کی پوری کتاب تین فترتیں

۱۔ دفتر تہذیب امیر تیمور سے چالیوں

تک کا حال ہو۔

۲۔ دفتر تہذیب اکبر نامہ کا انتخاب بھارت

سیلس حسب محاورہ اہل زبان۔

۳۔ دفتر تہذیب خاص تاریخی حالات

جہانگیر بادشاہ کے ہیں موقوفہ آصف زمان

مغیر خان۔

جامع التواریخ۔ جس میں ابتداء خلق عالم

احوال پیدائش زمین و آسمان و عرش و کرسی

و حالات بشت انبیاء و سائر ائمہ و خلفاء و طبقات

ملوک و خاقانین مع جغرافیہ ہر دیار خوب تحریر کیا

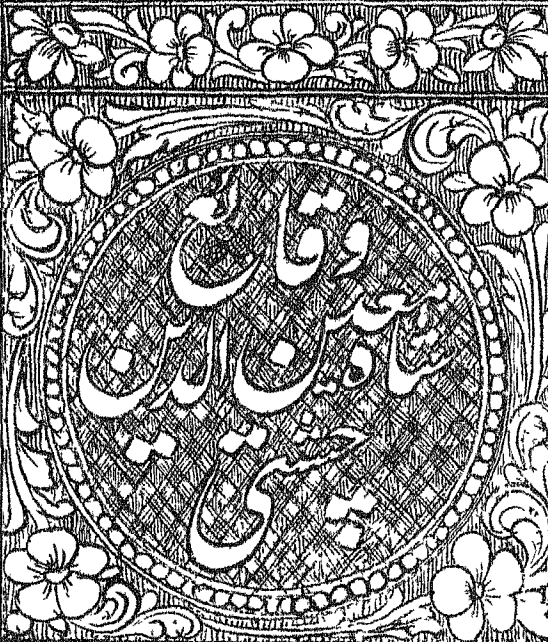
تالیف جناب عالم علوم مولوی فقیر محمد والد جناب

معلی القاب مولوی عبد الغنی خان بسا در

باقیہ ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في خلقه  
مناجاة لكل محتاج

سورة غفره في ذكر ارباب خواجہ خواجگان معین علی حسن بخاری ثم الامیر علی سیدی



که ترجمه باب سوم بهایت المؤمنین است از تالیفات ماہر علم و فن باب اول ص ۱

در طبع می نشینی که شویب مزین روزی افروفت

در طبع می نشینی که شویب مزین روزی افروفت



M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE1646

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد غالبی کہ از قدرت کا مدار خود آنچنان ادا لیا اہل دل را کہ لسان نطق در اوصاف  
 شان گنگ ست بظہور آوردہ کما حقہ تخریر آمدن معلوم و شناسی کریں کہ از عنایات  
 بالغہ خود امتیاز جامعہ بخوبی را کہ زبان بیان تقریف کمالات آنان نتوان کرد پسیدان  
 کما ہی بیان کردن معدوم سے از دست و زبانی کہ برآید نہ کن عہدہ شکرش بدرآید نہ  
 بنا برآن احقر العباد و پیچیدگان خاکسار با بولال خلف جناب والا جاہ قبلہ دنیا و دین  
 کعبہ حق یقین شتی کشوری لال صاحب نصف درجہ اولی مد اللہ ظل افضالہ متوطن  
 خاص مقام برکت بنیاد بلکہ الہ آباد ہنگام طالب علمی در قصبہ سر ارضلع غازی پور  
 از حضرت منبع جو دو کہ مخزن فیض و ہم قبلہ دنیا و عقبی کعبہ اولی و آخری جناب مذکور  
 اتامی اخلاصت پناہی مرج عالم و ولی مولوی عظمت علی صاحب ادام اللہ فیضہم  
 استاد و ارشاد رشاد بتالیف کتاب ہذا صد و ریافت چنانچہ حقیر بمقتل حکم بمناشی  
 پرداخت چون در سنہ یکہزار و ہشت صد و ہفتاد و ہشت عیسوی بانجام رسید

از حضرت اُستادی جابجا اصلاح پذیرفته مسی به وقایع شاه معین الدین چشتی  
گشت چشمداشت از ملاحظه کنندگان و الا تبار آنگاه که خطایک بنظر افتد با صدق  
گرا نیده آید فقط الله بس باقی هوس من بعد باید دانست که ترجمه باب سوم از کتاب  
به ایتام معین که مصنفه شیخ رحمت الله بن شیخ جمال محمد بن قطب الدین سکندری  
و سفینه الانبیا که ساخته داراشکوه و مؤلفش اراواح که مرتبه جهان را یکیم بنت شاه جهان  
و نسخ اشجار الجال که مصنفه راجی محمد ابن راجی یار محمد و اخبار الاخبار که مؤلفه کمون  
عبدالحق محدث دهلویست در باب بعض حالات حضرت پیشوا سی دین و مرتبه های ایشان  
خواهر معین الحق و الدین حسن سنجرمی الاجمیری و خدا صده حال تولد و منزه بودم  
و سفر و سیاحی و بیعت و حصول علوم ظاهری و باطنی و تشریف آوردن اوشان  
بهندوستان و معارضه به پیچورا والی اجمیر همین ملاحظه است که حضرت خواهر صاحب  
سید عالی نسب و نجیب هر دو طرف بودند و والد و والدۀ شریفه ایشان هر دو در نسبت  
بسادات عظام بسیار صحیح است و مرتبه ایشان در فقر نهایت بلند و صرف بسبب  
جلوه افروزی آمدن جناب ایشان در هندوستان ظهور اسلام گردید و ولایت اوشان  
کفر و لمازاکل و بسیاری گمراهان برآه آمدند و بعنایت آتمی حضرت رسول مقبول  
صلی الله علیه و سلم اوشان را منصب ولایت و هدایت مرحمت فرمودند و اسما  
لقب آنجناب هند الولی مشهور است عبادت و بزرگی و محنت کشتی زیاده از حد  
بیانت ذکرش بموقع خود خواهد آمد معلوم باید کرد که حضرت خواهر صاحب حمده  
سادات موضع چشت اند و چشت قصبه ایست از ولایت چونکه اکثر اولیاء الله  
مثل خواهر ابوالواحد ابدال چشتی و خواهر ابو محمد چشتی و حضرت ابویوسف چشتی و حضرت  
خواهر مودود چشتی در آن قصبه جلوه نمائند و این سلسله آنها بنام چشتیه شهرت  
یافت و حضرت خواهر صاحب هم در میان سلسله بودند و انشاء الله تعالی



بعد کرسی نسب نوشته خواهد شد و بعضی محققین و مورخین در باب سیر و اوایان هر  
نوشته اند که حضرت مدح به تعبیر سنجیده باشند و بعضی سبب نگارند که بقصیده صفهان  
الابر دو قول غیر معتبر اند از ردی کتب و تحریف اجماع صحیح و درست نیست که ولادت  
ایشان بیشتر بهشتان گردید و درین شکی نیست و به سبب پانصد و سی و هفت و هجری  
خواجہ صاحب المتولد شدند و پدرش و نمائش نجرا سان یافتند و کرسی نسب نامه  
انست که حضرت خواجہ بزرگ بن حضرت مولانا غیاث الدین بن احمد حسن سنجر  
بن حضرت سید حسین احمد بن حسنه بن نجم الدین طاهر بن سید خواجہ عبدالعزیز حسین  
بن سید امام محمد مہدی بن سید امام حسن عسکری بن حضرت خواجہ ابراہیم بن سید  
امام نقی بن سید امام محمد تقی بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم رضا چونکہ  
امام موسی کاظم امام مہتمم از آنکہ عشرہ اند لهذا حضرت خواجہ صاحب اسید کاظمی  
میگویند و موسی کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت  
امام زین العابدین بن امام سید شہد حضرت امام حسین شہید کربلا بن حضرت  
امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فقط والد ایشان حضرت غیاث الدین احمد  
مشائخ عالی نسب و کامل بودند و اکثر مشائخ کبار صاحب مال را دیده اند و به سبب  
پانصد و پنجاه و دو بر حمت حق پیوستند و مزارشان متصل در وازہ شام و زیارت گاہ  
خاص و عام است حالا تیر اکثر طالبان از مزار مبارک فیض یاب میشوند و نسبت والد  
شریفہ عالی ب حضرت امام حسن خلف میر تقی علی می پیوندند و ازین جهت ایشان را سید  
حسنی الحسینی میگویند و اسم شریفہ والدہ شان بی بی مہ نور بود و القضا صالت و نجابت  
و سیادت و شرافت حضرت خواجہ بزرگ اعلی و افضل است و نسبت ارادت و حجت  
حضرت خواجہ صاحب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میر سید تقی علیش انیکہ حضرت  
خواجہ صاحب مرید خواجہ عثمان بارونی مرید حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی مرید

خواجہ بود و در پیشتی مرید پدر خود حضرت خواجہ یوسف پیشتی مرید خواجہ محمد پیشتی جمال  
 اوشان و آن مرید پدر خود خواجہ ابوالاحد ابدال پیشتی مرید حضرت ابوالفتح شامی  
 مرید شیخ مشاوری وینوری مرید شیخ حسین بصری مرید حضرت شیخ ذوالقادر عسکری مرید  
 حضرت شیخ ابراهیم ادهم مرید حضرت فضل عباس مرید حضرت خواجہ عبدالواحد زید  
 مرید حضرت شیخ حسن بصری مرید حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه مرید و خلیفہ  
 حضرت سرور آخر الزمان رسول خدا صلی الله علیه و سلم نقیبا باید دانست که وقتیکہ  
 والد شریفین حضرت خواجہ بزرگ رگدای جنت شدند حضرت خواجہ صاحب الامر پانزده  
 سال بودند و از میراث پدر یک پن چکی و باغی بود و بران قابض شدند و از آن  
 بسر اوقات می نمودند و شب و روز بیا و آہی مصروف و مشغول می بودند و در آن  
 ایام مجذوبی ابراهیم قندوری نام در آن قصد بودند بظاہر دیوانہ و باطن کامل زانہ  
 اتفاقا روزی خواجہ صاحب خیابان و غیرہ در باغ می ساختند کہ آن مجذوب از دور  
 در آمد و اصرار می نمود از دست بیگندند و استقبال نمودند بہ کمال تعظیم زیرا در سختی  
 سایہ دار برای نشستن گفتند و مینوہ های چند اقسام در سیدی چیدہ بطور ضیافت  
 پیشکش فرمودند ابراهیم مجذوب بہ خرمی تمام چند میوہ با تناول فرمود و حضرت  
 خواجہ صاحب پیش او نشسته بودند و مجذوب حدوی گشلی بر آورده بدین خود  
 انداخت و آنرا از دندان ریزہ ریزہ کرد و بہ حضرت خواجہ صاحب داد و گفت کہ بخور  
 حضرت خواجہ نہاد پرخوردن بہان بود و غلبہ نور باطنی شان و محبت و علائق و مینوی  
 از دل رفتن بہان و باغ و غیرہ کہ در قبضہ انصاف بود ہمہ را فروختہ و زرقمیش نقد  
 بافتہ اوسا کین داد و خود ہمہ را با سب علی شافقت فصل منکامیکہ خواجہ صاحب  
 مبارک الدنیا گشتہ بارادہ ہستہصال علوم ظاہری و باطنی غریب الوطنی اختیار فرمودند  
 اول بسر قند و من بعد بہ بخارا رفتند و در آنجا ہجرت نمودند و سام الدین بخاری

تا بخت و چنگار سال تحصیل کل علوم ظاهر و باطنی و حفظ کلام الله شریف نمود و بعد  
ازین شوق حصول علوم باطنی که مراد به کشف و کرامات و وصل و قرب است در دل  
اقتاد از انجا مازم عراق و عجم شدند و سیرکنان به قصد بارون رسیدند و روایتی  
ست که از قصد بارون بدینجا آمدند شریف بودند و در انجا از پیشوا سی اهل یقین  
و رتبه ای سالکان اهل زمین مقصد اسی هر شریفی درونی خواج عثمان بارونی که در ویش  
صاحب کمال غرق در یاسی وصال بودند ملاقات شد چنانچه در حال او شان نوشته  
ازین منقول است که در سفره وزمی بکاس آتش پرستان رسیدند و در انجا آتش که کوبود  
بسیار کمان که هر روز بهت گردون بهیم می آوردند و روشن و رال و غیره را که معمول  
گزارشت آنها به بنو و دران سمع انداخته دمی پرستیدند و در انجا خواج عثمان  
بارونی به تشنگی و خواج صاحب روز به بیداشتند و وقت افطار در رسید خادم  
نخواست که تا آتش آفریده برای افطار طعام نبرد و گران از راه لغت به خادم را  
آتش از آتشگاه ندادند او باز آمد و عرض حال کرد و جناب ایشان بعد و خود متوجه  
آتشگاه شدند شخصی بهیچ دست آن آتشگاه مختار نام که طفلی هفت ساله بود بهشت  
استاد و بود از و پرستیدند که بچه پرورش آتش میبختی و ملائکه خدا استقامت  
که از قیام نگار که کن و مکانات و لائق عبادت همه انسان و حیوان است چراغی از  
منظار گفت که بهر بهیچ از تنه آتش از تنه اعلی است و فرمای قیامت بهر سنگان خود  
از سوختن محفوظ خواهد داشت حضرت فرمود که ای مختار از مدتی این آتش را  
می پرستی میتوانی که آتش بدست گیری یا دست دران اندازی مختار جواب داد که  
خامیت او سوزانید نیست چراغ او سوزانید این محالست عتی ندارم که آتش  
بدست بردارم و یا دست را در آن اندازم حضرت خواج عثمان بارونی بخبر شنیدن  
این کلام طفیل را از دست مختار به عت تمام گرفتند و خود را با آن طفل در آتش

بیگانه و آیت بر داد سلام اله الخ ابراهیم علیه السلام را و تقی که فرود او بشنوا  
در آتش انداخت نازل شده بود میخواستند و به آن آتش بشنوا و سی میفرمودند  
که این فریاد و دوا و یابرا آوردند چون این که است بدیدند بعد وید بسیار حضرت مع  
آن طفل از آتش بیرون آمدند الا داغ و دود هم بر جسم و لباس شریف و آن طفل سر  
بود مختار و قیام از خواب بیدار آن پسر را که فتنه پدید آمد که چگونه در آتش بودی و در  
چهره دیدی آن طفل به کمال بشارت و فصاحت جواب داد که به بین انفس مبتکر  
این کس هیچ رنجی نگذردی بمن نرسید بلکه جمله آرام و آسایش چنین نگذازم  
داغ از خوشبوهای متنوعه معطر بود و با صدای این ماجرای حیرت افزا آن همه آتش  
پرستان ایمان و اسلام آوردند و آن انگشته معبد خود را خوار و بیهوده کردند و حضرت  
خواجهر مختار را بنام عبدالله و آن پسر را بنام ابراهیم نامزد فرمودند و عاقبت الا مری  
هر دو از اولیای کبار شده اند و حضرت خواجہ عثمان فاروقی در آنجا دو سال و شش ماه  
مقیم بودند و آنقدر حضرت خواجہ معین الدین چشتی درین عرصه به قصه باران رسیدند  
در کتاب فیس الارواح که مصنفه حضرت خواجہ است در احوال خود کارش میفرمایند که  
از قصه باران به بعد در سیدم از سکنه انجام استفسار کردم که درین شهر کداس  
بزرگ را صاحب کشف و کرامات تشریف میدارند یا نه بندگان حضرت خواجہ عثمان  
فاروقی را به بیان قلیب الوقت نشان دادند پس نجایگاه مبارک رفتم آنوقت  
آنجناب بهی خواجہ همین تشریف به ده بودند من هم در آنجا رفتم و ملاقات کردم و  
در آن ایام من شریف پنجاه و دو سال بود و حضرت پیر و تنگه مرا فرمودند که دو گانه  
نماز بگذار که در رکعت اول سوره فاتحه الحمد بعد از بار و سوره اخلاص قل هو الله  
یکبار و در رکعت دوم سوره فاتحه یکبار و سوره اخلاص قل هو الله اح بار  
بخوان حسب ارشاد دو گانه بگذار هم من بعد فرمودند و بقیه نشسته سوره بقره که

سوره اول كلام مجيد است از اول تا آخر بخوان و بعد از آن هي و چهار بار بگويد سبحان الله  
 بگو بعد تقيل اين ارشاد حضرت پير و سنگير و يقينه شده و ستم گرفته و دست نموده كه بسيار تا  
 ترا بدرگاه حق جل جلاله برسانم اين گفته و از تار كه مبارك كاهه برداشته برسيم  
 نماند و مايشد كه هزار مرتبه سوره اخلاص بخوان ميشيكه آتريانتم نمودم و فرمود كه ويد  
 كه بخاندايم چنين يك شب در روز مجاهده است بر و او روز و شب را بعبادت گذار  
 چنانچه بعد بجا آوردنش بخدمت پير و مرشد حاضر شدم اشاره بپشتنم فرمود نه من بعد  
 ارشاد كرديد كه سوي آسمان بنگر چون نگر بستم استفسار فرمود كه چه ويدني بعرض رسانيد  
 از عرض معلى تا تحت الشرى حاجي باقى نماند ايا گرديا بيشتم خود به بند بعد بند كردن شيشه  
 فرمودند كه بكشا بكشا دم حضرت پير و سنگير و دانگشتان خود را ست زنه موده فرمودند  
 كه دين چه مي بيني گفتم مرشد ايا اين انگشتانند يا جام همان نماك عالم بنقده هزار بتكلم  
 مباد آيد از گاه بوفه را متعاش و سرور فرمودند كه معين الدين كارت انجام يافت  
 و در انجاشتنى كللى افتاده بود و براسى بر داشتندش ارشاد شد بخود برداشتم آن شست گل  
 قشيت زر گرديد انرا جرت صدقه فقره و مساكين فرمودند چون بعد تقيل اين ارشاد  
 بخدمت عالي رسيدم حكمت گشت كه اسي معين الدين قرب خدمتم اختيار نمائي فقره فوش نماي  
 خود و قصيده بجان بر گرديم و بر بخت خود بسيار نازيدم بعد چنده اوده سفر كه شد  
 چون از انجا روانه شد كه گسترين تير هم كاپ بود و روزى در شهرى گذرا فلك را انجا  
 ملازمتى مانده متحير و حيران چون چشيد روز در صحبت او نشان ماندم معلوم شد  
 از شرف ابد اسمي وجود در بين دارنايه و از دنيا و مايفه ماخري نماند بيا از ان  
 بديان كه روانه شدم چون بقتل مقصود رسيدم حضرت دستم گرفته و نيز بيايد كه بديان  
 استاده فرمودند پير و كار معين الدين را حاله است كرده و عايفه فرمودند كه اسفند  
 اين رو بيش را قبول نمائي در جوابش آوانه بپي برآيد كه اسي نشان معين الدين را

قبول فرمودم شیخ مناخج الدین از مولانا شیخ شهاب الدین سهروردی می گویند که  
 در آن زمان من هم ستاده بودم که آوازی از غیب برآمد که ای حسین الدین من رضی  
 بهتم از تو و بخشیدم ترا و اهل نسبت ترا پس از آن عزم مدینه منوره شد چون قریب و شش ماهی  
 رسول مقبول صلی الله علیه وسلم رسیدیم حضرت پیر و مرشد فقه مودند السلام علیک  
 یا رسول الله صلی الله علیه وسلم را اینجا جواب برآمد و علیکم السلام یا قطب المشائخ  
 و از آن روز لقب حضرت پیر و مرشد قطب المشائخ گردید و بکلم حضرت پیر و سنگیر روشن ضمیر  
 من هم سلام کرده بودم و در اینجا نیز مرا حضرت صاحب فقه مودند که کارت انجام یافت  
 آداب بجا آورد و دو رکعت شکرانه گزاردم ترجمه انیس الارواح ختم گردید و در وقتها  
 از دلیل العارفین حضرت خواجه قطب الدین بختیار اوشی میفرمایند که در وقت حضرت  
 پیر و سنگیر ماهر صغیر و کبیر حاضر بودیم فقه مودند که هنگامی در سفر مدینه منوره شیخ اوجده الدین  
 کرمانی همراه ما بودند در شهر دمشق که در اینجا بستی صد انبیاء مدفونند و روی حاجت  
 حاجتمندان میشود زیارت مزار انبیاء علیهم السلام حاصل نمیدیم و فواید بسیار اثر  
 ملاقات بزرگان زنده نیز بدست آوردیم روزی در مسجد حضرت قطب المشائخ  
 پیر و سنگیر و شیخ اوجده الدین کرمانی و شیخ محمد عارف و دیگر فقرائش بودند ذکر بود که اگر  
 در ویشی صاحب کمال بود باید که دعوی کمال خود نکنند چرا که دعوی کمال و دلیل بلفظ  
 اوست و افشای راز خالق بر خلایق معیوب بعد از این محمد عارف گفتند که بر وز قبایط  
 در ایشانرا مغرور خواهند داشت و از ایشان در گذر خواهند نمود و از تو بزرگان  
 و مالداران باز پرس خواهد کرد و یک کسی را این سخن ناگوار افتاد گفت در کدام کتاب است  
 محمد عارف را نام کتاب یاد نه بود و بعد غور و تأمل گفتند که در کشف المحجوب نوشته است  
 او گفت که تا بچشم خود دیده اند آید اعتماد را انشاء آفرمان خواجه محمد عارف سر بر نهشته  
 گفتند که کسی کتابی که بزرگان غرور از دیدنش شده حتی سازمی بختل این کس گفته را این

هجدهم فرشتگان با هم آئینی با یکدیگر این فرمان نوشته بود و بنظرش گذرانیدند و چو شاه به آتش  
 سحر بر قدم خواجہ صاحب نهاد و اقرار نمود که کشف و کرامات مردان خدا حق است  
 و من بعد همه با گفتند که هر که در فقر رتبه و کمالی بهم رسانیده باشد در اینجا ظاهر کند پس  
 حضرت قطب المشائخ خواجہ عثمان ہارونی از زیر مصلی چہار قراخند زہر بر آورده  
 در ویشی را دادند کہ بر دو از بازار غالودہ گرم بیابانچ او حدالدین کرمانی بطرف  
 شاخی خشک کہ نزدش نشسته بودند نگاہ کردند بفر معاینہ آن ہیزم خشک سہ سبز  
 و شاداب گردیدہ شاخ زہر شد اما حضرت خواجہ صاحب میفرمایند کہ بحضور پیرو خوا  
 اظہار کرامات را گستاخی دانستہ خاموش نشسته بودم و قتیکہ حضرت پیر دم شد اشارت  
 بجانب ما فرمودند آمدیم چہار تان از زہر قبیل خود بر آورده بہ فقیریکہ نہایت گرسنہ بود  
 و بسبب شرم و حیا با کسی نیک گفت دادیم یعنی از باطنش خبردار گشتند و خواجہ محمد عارف  
 فرمودند کہ تا زمانیکہ در در ویشی چندین قوت ہم نرسانند در ویش گفتنش نباید بعد  
 چند ایام حضرت پیر دم شد و در بغداد تشریف آوردند و در اینجا بزرگی خواجہ جنید نام  
 ملاقات شد کہ بسین یکصد و چہل سال رسیدہ بودند و یکپایے او شان لنگ بود و سبب  
 پاے لنگ پیر رسیدہ شد و فرمودند کہ روزی بخوابش نفسانی از گوشہ برخاستہ  
 بیرون رفتہ آوازی از غیب بر آمد کہ اسی مدعی در میان ما و تو ہمین عہد بود کہ  
 و تا کردی بسمع این کلام خوش در باختم و نفس بعین راست را آدم کہ پایی خود از کا  
 ترا شدیم تا آئیدہ ہو اے نفسانی نہ پرواز و و ہنوز نہ امت و نجات باقی است  
 کہ فردا سی قیامت جواب این سوال چہ خواہم گفت و بمقابل در ویشانی کہ بر مراتب  
 علیہ خویش نازان خواہند بود من آنودہ خواہش نفسانی و فرسودہ حرکات شیطانی  
 چہ رو خواہم نمود و از آنجا بہ بخارا آمدم در آنجا از بسیاری مردان خدا ملاقات کردیم  
 کہ وصف تعریف او شان خارج از دائرہ تقریر است بزرگان گفتہ اند تا وقتیکہ



مرید بحالت پیر فائز نگر و دزینهار با حق نرسد که سبب کار از کار جدا نیست پس هر که  
 واصل راه خداست از خدا جدا نیست و بنده نیز در سفر و حضر همراه پیر و مرشد بود  
 و از برکت انفس مبتکر او و شان کار خود سرانجام نمودم و زمانیکه حضرت پیر و مرشد  
 از سفر بار دیگر در بارون رسیدند تا بیست سال در اعتکاف نشستند و بعد از آن  
 رونق افروز بغداد شدند و سیر تمام جهان فرمودند آورده اند که حضرت قطب المشائخ  
 از خواجہ صاحب فرمودند که تا چند مدت از گوشه غفلت بیرون نخواهم آمد باید که شما  
 هر روز وقت چاشت نزد من بیایید تا از سلوک فقر آگاه شوید که بعد از این یادگار ماند  
 و حضرت قطب المشائخ نسی و نوز در اعتکاف بودند و پیوسته خواجہ صاحب حاضر خدمت  
 میشدند درین عرصه انچه حضرت قطب المشائخ خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ فرمودند  
 آنرا خواجہ صاحب بیکر تسلیم آوردند که بر موقع خود نوشته خواهد شد در کتاب فیل الارواح  
 در مجلس بست و هشت قلمی است که بر وزبست و هشتم حضرت قطب المشائخ فرمودند که  
 ای معین الدین ترا تعلیم معقول داده شده است باید که انچه بتوا موخته ام فراموش  
 نگر و دعا علی آن باشی تا که بر وزبست و نشر بروی مردان شرمند و خجل نشوی  
 و عصا و مصلی و هر چه پوشیده بودند ما را عنایت فرمودند و گفتند کسی را که نیک  
 خواهی پنداشت در گردش خواری انداخت و یاز در عبادت مشغول گشتند و خواجہ  
 صاحب آداب بجا آورده رخصت شدند و بعد بیستاد و دو سال حضرت قطب المشائخ  
 فرمودند که ای فرزند آنوقت رسیده که تنها سیر نمائی و باید که در آبادی قیام نه پذیری  
 و طبع را با خود راه ده و چیزی از خلق نخواه و از دیدن مجلسها نیکه خواجہ صاحب نوشته بودند  
 نهایت خوش شدند خواجہ صاحب سه قدم پیر و مرشد نهادند و شان بسیار تسلی فرمودند  
 و جدا سپردند خواجہ صاحب زار و گریان از خدمت بایرکت رخصت شده روانه  
 ماوراءالنهر گردیدند از آنجا بعد چند سالی بمقصد آتش رفته اسلام را رونق بخشیدند

و در آنکه حضرت قطب الدین ایشان را بعد چهار سال و چهار ماه گذشته انتقال فرموده بودند  
و والدۀ او شان حضرت محمد روح را بخدا منت خواجہ صاحب عرض نمودند کہ آیین طفل را  
بطور تبرکہ بسم اللہ آموزید چون خواجہ صاحب لوح برداشته خواستند کہ بسم اللہ بنویسند  
کہ آوازی از غیب برآمد کہ اسی سید عالمی تبارک کہ کہ قطب الدین را تعلیم علوم ظاہری قاضی  
حمید الدین ناگوری خواہند ساخت و از تو اورا تعلیم علوم باطنی خواہد بخشید و  
اصغاری این کلام خواجہ صاحب لوح از دست نہاد و تہجد حضرت عظیمی عجیب ماند  
زیرا کہ ان ندانے غیبی بگوشش آہنا رسیدہ بود و باز آوازی از غیب بگوش قاضی  
حمید الدین ناگوری افتاد کہ زود تر بقصبہ آوش برس و قطب الدین را تعلیم علوم  
ظاہری کن قاضی صاحب بسم این سخن چشم خود بند ساختند چون کشادند خود در قصبہ  
آوش یافتند ہاندم بندمت خواجہ صاحب حاضر شدہ آداب بجا آوردند ایشان  
لوح برداشته بدست قاضی صاحب نہادند چون او شان پرسیدند کہ چہ بنویسم

خواجہ قطب الدین جواب دادند کہ از سبحان الذی اسمری لعبہ لیکائن المسبح الحکم  
الکسیک الالہی حضرت رقم منہ بایند او شان گفتند این پارہ پانزدہم است گفتند  
کہ پارہ ہی ناقص بالکل مرا یاد مستند زیرا کہ حضرت والدہ ماجدہ مرا نصف کلام نبیہ  
حفظ بود و او شان تلاوت میفرمودند من در شکم بودم آنچه شنیدم یاد او آسے حفظ  
کردم جواب دادند کہ اگر یاد داری گوش کن از من نمائے ایشان بہ کمال فصاحت  
و آدای تمامی قواعد تلاوت چون بدو شد و اعراب و اخفا و اظہار و وصل و فصل  
بجزہ بخوانند قاضی صاحب بسیار تسبیح و آفرین کردند و سبحان الذی تا آخر نوشته تعلیم  
کردند حضرت مجموع تمام کلام مجید در چہار روز حفظ فرمودند قاضی صاحب گفتند کہ تو  
دوست و مقبول خدایتی گویا حق سبحانہ و تعالی خود ترا تعلیم میفرماید آیین گفتند و  
خواجہ قطب الاسلام را حوالہ خواجہ صاحب نمودند و رخصت شد بعد چند مدت

اگر کسی بجناب شدند و در آنجا از شیخ میران محی الدین جیلانی و شیخ ابی محمد سلطان  
 عبدالقادر جیلانی ملاقات گردید و در آن شهر تا پنج ماه و هفت روز قیام پذیر بود  
 و چهره تیار گشتند که هنوز تمام کمالات و زیارت گاه خاص و عام است و جیلان شهر است  
 نزد کوه جودی که در آنجا کشتی حضرت نوح علیه السلام رسیده بود شیخ محی الدین در آنجا  
 قطعه زمین خریده برای سکونت خویش و اقربا عمارتی نو تیار کردند و در آنجا قیام پذیر  
 گشتند چنانچه اولاد و احفاد و اوشان هنوز در آن سرزمین رخت اقامت دارند و این  
 معتبر نوشته اند که در بغداد جایگه مراد شریف و از جیلان شخصت منزل است روزی  
 حضرت خواجہ صاحب حضرت میران محی الدین را فرمودند که برای چنین کلمات گوشه  
 باید فرمودند که مراد و چیز مانع گوشه است کی آنکه اجازت مرشد نیست و دیگر آنکه با کسی که  
 سخن گوید اول تجربه نماید که محرم است یا نه اگر هست راز با او بگوید و اگر نیست نگوید و بعد  
 ازین محفل برخاست گردید حضرت خواجہ رخصت شده بر دو قلعه تشریف آوردند و در آنجا  
 کشیدند آن چهره هنوز زیارت گاه است و حضرت پیران پیر محی الدین محبوب سبحانی همیشه در آنجا  
 خواجہ اند و ایشان از اولاد امام حسین علیه السلام اند و حضرت محبوب سبحانی از اولاد  
 امام حسن علیه السلام و در شهری تاریخ تولد و انتقال هر دو می برآید و آن انبیاست  
 سنینش کامل و عاشق تولد به وصالش و آن تو معشوق الہی به اعمی سال تولد  
 چهار صد و هفتاد و یک و عمر نواد و یک سال و سنه و فالتش پنج صد و شصت و دو است  
 می گویند که روزی حضرت خواجہ وضو میفرمودند پذیر زلفی عالان و گریان در آمد  
 و گفتند که حاکم اینجا فرزندم را براه تقدی بردار کشیده است چون تامل فرمودند از امام  
 نبی معلوم شد که دعایش راست است پس برخاستند و بجزش شدند همه مردمان  
 متعجب شدند که خلاف عادت چگونه متوجیان امر شدند خواجہ رحمتہ اللہ علیہ ترمیم  
 دار رفته لحاظ بر آن مفضل مرده نظر میکردند و چیزی می بگفتند که کسی نشنیده

من بعد فرمودند که اسی طفل مظلوم اگر فی الواقع بی جرم هستی بحکم بار خدای از سر بردار  
 پس او غم و در مشفق خویش منافع ساز در حال سرش که بر زمین افتاده بود پیچید و برکش  
 پا گرفت و آن طفل بیجان از سر نو جان یافته از در فرود آمد و بر قدم خواجه سر نهاد و شک  
 پروردگار بجا آورده او شان سپرد و مادرش نموده روانه خانقاه شدند و بعد از این بچه  
 تشریف آوردند و مدتی به صحبت شیخ ضیاء الدین پسر شیخ شهاب الدین بودند و شیخ  
 اوجده الدین که کافی با حضرت خواجه در اعتقاد راسخ نمیداشتند بلکه شیخ حسام الدین  
 خلیفه مولانا جمال الدین روی می نگارند که ایشان مرید و خلیفه حضرت خواجه بودند  
 و تالیف بیستم ماه رجب الله هجری خواجه به بغداد تشریف آوردند و مسجد فقیه ابو اللیث  
 بن سراج که کور شیخ اوجده الدین که کافی با خواجه بیعت نمودند چنانچه شیخ محمد اصفهانی  
 در از زمان وجود و بودند و حضرت کلاه چهارم که بر فرق مبارک داشتند بر سر  
 و در فرمودند که بعد بیعت تا بیست و چهار سال خدمت او شان بودم و در سفر و حضر  
 تا به نام و در نو اما اساکین مجلس دیگر نوشته است که از حضرت خواجه قطب الدین  
 عاصم که روی حضرت خواجه در اعتقاد پیر و مرید فرمودند که خلیفه بغداد در ویش  
 رایج بود حکم قتل کرد چون او را و بقیه کردند و سیه دل خواست که سرش از تن جدا  
 نماید فقیه روی خود را از طرف قبله گردانید جلاد گفت که وقت مردن در سبیل اسلام  
 باید که دست کعبه باشد تو چه اعجاز روی از آن جانب گردانیدی در ویش گفت زینهار  
 روی خود را از کعبه نگردانیده ام بلکه من بسیمت کعبه ساخته ام سر خویش گیر ترا از این  
 تفتی چه حاصل چون مردمان در استفسار میبانه نمودند در ویش گفت که من را پیر ما اینجا  
 است و در حقیقت پیر کعبه هر یک است بعد از این اثنا حکم خلیفه رسید که در ویش را راکبند  
 نماید و در حقیقت پیر کعبه فرمودند که اعتقاد مرید به پیر چنین باید که از هر چه مصلک نجات یافت  
 و خود اما اساکین حضرت فرید الدین گنج شکر نوشتند که حضرت خواجه قطب شد ما سیر یافتند

که روزی بخدمت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ حاضر بودم و لیاری اولیاء اللہ جمع بودند  
 شخصی اجنبی آمد و سر بر قدم خواجہ صاحب نهاد و گفت که قصد بیعت دارم فرمودند  
 که آنچه گویم اگر بجا آری چه مضائقه گفت محکوم و تابع ام آنچه ارشاد شود بدل جان  
 قبولست فرمودند که بگو لا اله الا اللہ چشتی رسول اللہ او کی تامل بگفت خواجہ صاحب  
 توبہ و استغفار کنانیدند و سلسلہ عنایت فرمودند و ایماگر دید که وایم لا اله الا اللہ  
 محمد رسول اللہ بر زبان داری برای آزمایش تو این سخن گفته بودم ورنه مرا با  
 پیغمبری چه نسبت من از خاک بوسان آستانه فیض نشانه حضرت رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم ستم نقل در فوائد السالکین از قطب الدین بختیار راوشی منقولست  
 که وقتی شہاب الدین سہروردی و شیخ محمد کرمانی و شیخ محمد اصفہانی و مولانا  
 بہاؤ الدین بخاری و محمد زاده شیخ بہان الدین و مولانا محمد بغدادی و  
 خواجہ اجل و شیخ اجل سیف الدین و شیخ محمد چشتی و شیخ احمد الدین کرمانی و شیخ  
 بہان الدین غزنوی و شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ بہمان الدین چشتی و شیخ احمد  
 واحد و خواجہ سلیمان عبدالرحمن و دیگر بزرگان اطراف و جوانب موجود بودند و  
 در آن زمان حضرت پیر و متمدن مناقب حضرت قطب المشائخ میفرمودند از آنجا فرمودند  
 کہ حضرت بر زبان بجز بیاں می رانندند کہ وقتیکہ خواجہ مود و دیشتی را خواہش طواف کعبہ  
 شد می فرشتگان حکم ایند و تعالی خانہ کعبہ را برداشته جایگاہ خواجہ صاحب بودند و  
 نهادند و بعد فرغ نماز بار بجای خود بردند و خواجہ قطب الدین از خواجہ صاحب  
 نقل میکنند کہ خواجہ خدیفہ مرعشی تاجقبا و سال در گوشہ بسا و آہی مصروف بودند و بیرون  
 نمی آمدند و حاجیان ہر سال می گفتند کہ خواجہ صاحب را وقت طواف کعبہ و بیت المقدس  
 میفرمودند و دیدہ ایم پس از ان از این اہل بہدایت کہ شہر بیعت از مضائقات ایران  
 پیارم ملک عراق علم تشریف آوردند و از شیخ یوسف بغدادی ملاقات شد و خود

رونی افزای تبریز که از اقلیم چهارم ملک ایرانست گشتند و از شیخ ابو سعید  
 شمس تبریزی که پیش از جلال الدین تبریز از ملاقاتی گشتند و در حال ایشان  
 شیخ نظام الدین بد اوئی مینویسند و بد او کن قصبه ایست از اقلیم سوم ملک هند  
 که او شان مجذوب بودند و نیز مریدهای کامل داشتند و نهایت عالی مرتبت بودند  
 و در آنجا از خواجہ صاحب شیخ میر اصطفائی ملاقات کرد و دید و خواجہ در شهر که رسیدند  
 به گورستان فروکش شدند و پیوسته دو ختم کردند و سلطان المشفق میگوید  
 که خواجہ رحمه الله علیه ریاضت بسیار میفرمودند که ادنی ترین ریاضتهاے او شان  
 این بود که بعد هفت یک نان جوین بوزن پنج درم یعنی هفتده و نیم ماشه کور آب بزرگ  
 بخورد و ندی و بار چر است و در پویشندی و حضرت عثمان مارونی رضى الله عنه اکثر  
 اوقات فرمودندی که بسبب بیعت معین الدین فخری حاصل کردم و او در خاندانم  
 بر اول و آخر سبقت خواهد برد و نهایت بلند پایه خواهد گردید بعد از آن پیرخان تشریف  
 آوردند و از شیخ ابوالجیش که در آن شهر شیخ وقت بود ملاقاتی کردند و من بعد در شهر  
 که شیخ ابو سعید ابوالخیر رخت اقامت داشتند تشریف برده ملاقات فرمودند و تا  
 دو سال درین گروه میگردیدند و از آن بعد در استرآباد تشریف آورده از شیخ  
 ناصر الدین استرآبادی که نهایت عظیم القدر و بزرگوار سال بودند و بدو واسطه تاحق  
 طیفور سلطان بامید بد ملاقاتی میسر شد ملاقات فرمودند و از آنجا بطرف شهر برتون  
 سائر گشتند و مدتی در آنجا فروکش بودند و در ملاقات بزرگان بسره گردید  
 و پیش از آنکه میرزا عبدالعزیز از آنجا میسر شد و از آنجا میسر شد و از آنجا میسر شد  
 که آن گشتند چنانچه در چهارم مجلس دلیل العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار  
 می گارند و بتایید و مرشد میسر شد که روزی من و شیخ او و عبدالدین کرمانی میرزا میسر شد  
 چنانچه بزرگی را دیدیم که با کسی سخن نهم نمیکرد و فیتهم و سلام کردیم جواب سلام داده

گفتند که بنشین چه که نشان همچو آفتاب رخ از نشان بود چون خواستیم که حال نشان  
پرستم او نشان از اشراق باطن دریافت مال خود گفتن آغاز کرد و مذکر روزی با دوستی  
در گورستان رفته سخن مذاق می گفتیم وی گفتیم که از گورسی ندایم که اسی خاندان  
چون کار آخر با همین خاک و موالت مار و کژدوم در پیش ست خندیدن چه شاید بل گریستن  
باید این کلام در من چنان سرایت کرد که آن بار غار را رخصت نموده درین عمار  
پرتشتم و عرصه هفتاد سال میشود که آسمان و انسان را ندیدم و هر ساعت چسان  
سخن را یاد گرفته میگویم و گفتند بزرگ عطای سلمی هم تا چهل سال بجز نیست و سمیت  
آسمان ندیدم خواه صاحب فرمودند که زاریدن البتة بسبب خوف گنا بان بود که طرف  
آسمان ندیدن را چه موجب است گفتند که در محافل و مجالس بسبب غفلت همچو  
بی شرمان خنده و ندان نمایم و دیدم لهذا از باعث بار این ندانست تاب سر برداشتن نمیدانم  
و گفتند خواه فتح باوچی تا شصت سال گریستن و وقتیکه نهفت فرمای چنان کشند  
کسی در واقع دید و پیر سید خداے تعالی با توجه کرد گفت که چون مرانه پیر عرش بودند  
سجده شکر بجا آوردم فرمان کردید که اسی فتح مرا عفو نماید انشی که چندین میگردد  
سحر بهجده شده عرض کردم که ترا عفو و رحیم و کریم میدانستم الا از سختی ملک الموت  
و تنگی که از نیکه در قیامت چه پیش آید که گریان و نالان میبودم ارشاد شد که از خوف تو  
ترا به بخشیدم از آنجا خواه صاحب زیب ادای شهر شیراز که از مضامین ثوران علاقه  
سرمه ست گردیدند متصل شهر باغی بود در غایت نزاهت و لطافت و حاکم آنجا که یادگار  
محمد نام داشت بود و اندر و جوضی پر آب جلالت افزا بود و در تفتش سایه و درختها  
حاکم آنجا که یادگار محمد نام داشت ملک آن باغ بود و سایه دار پس خواه رحمت الله  
علیه در آنجا زیر درختی نشسته تلاوت کلام الله آغاز فرمودند و درین اثنا در خوش  
آناه عرض نمود که فاش براسے گسترده نشد و این بارے آید ملک باغ در آنجا



خواهد آمد حضور جاس دیگر رونق افروز شود که او از پس بد اعتقاد و کج اعتقاد است  
 شاید بی ادبی از وسرزند حضرت التفاتی فرمودند بعد ازین فراش آمده قریب خواب  
 صاحب فرش بستر و بعد در حاکم یادگار محمد هم آمد نگاه نظرش بر خواجه بزرگوار افتاد و بجز  
 نگاه از زمین گرفت و آخر کار بیخوش شد در فقیان او را نیز همین حال پیش آمد لقمه  
 بایای خواجہ خادم قدسی آب از ان حوض گرفتہ بر روی حاکم پاشید فوراً اتفاق  
 کہ دید از کمال خجالت و انفعال در دیده نگاه سخت خواجہ میدید ایشان فرمودند کہ  
 از کردار و کج ادائی بانرا آدمی عرض کرد کہ باز آدم و بار دیگر گرد امثال ای کجایان  
 اما کسی بدین معنی پے نہر و کہ اینچنینی حالت اینها از چہیت و چه دیدند کہ قالب تنی کردند  
 چون ہوش آمدند ہمہ ہاتھ گشتہ اسلام آوردند و بایا سے خواجه علیہ الرحمۃ  
 وضو کردہ دو گانہ شکر گزار دند من بعد یادگار محمد بر مکان خود رفتہ از خزینہ و ذخیرہ  
 خویش چیزی ننگذاشت بہرہ را نہر خواجہ کہ خواجہ نہ بود و نہ انداز کسانیکہ بجز و ظلم  
 بستاند کہ او شانرا دادہ را نمی گردان تا در قیامت را من گیر تو بتا شد پس لعل و لعل  
 ارشاد کرد و بقیۃ را بفقرا و مساکین و احوال ہای خود چیز نماند و از بہرکت انکاس  
 متبرکہ کہ خواجہ کی زاویا کبار و واصلان حق گردیدہ در مجلس دیگر و دلیل السار نین  
 فواید انسا لکین نوشتہ است کہ بارہ در سفر کہ مسند خواجه قیام لکین خواجہ فرما لکین  
 گنجشکہ ہر کاب حضرت پیر و مرشد بود و بعد قریب ۱۰۰۰ وائہ شہید و شہیدانی رہیدہ  
 کہ در آنجا بزرگی در غار میا نہر و دیدہ بستہ بچو نیم خشک در اعتقاد است و ہر  
 یک ماہ در آنجا قیام پذیر بودیم پس ازین او شان ہوش آمدہ انسا لکین ہر شہید  
 و سلام کردیم جواب سلام گفتہ فرمودند کہ رہی ہتھار سبب الا اعتقاد و دارید کہ  
 جزای خیر خواہید یافت زیرا کہ اہل تصوف نوشتہ اند کہ ہر کہ تہمت در و نشان کند التہ  
 مقبول یزدان شود بعد فرمودنشین چون ہشتیم احوال خویش گفتن آغاز کرد کہ

هزار و لا شیخ اسلام طلسم انسی و دو سال غریق بحر حقیق تخریم همه چندین مدت امر و  
 حق تعالی برای شفا مر ایهوش آورده حال بر وید و سخنی از من یاد دارد چه چاکه سخنم پریشان  
 خالی از غرض و پیر از حکمت میباشد و آن سخن آنیکه هرگاه بر بساط اهل الدوار باب طریقت  
 جایابی ترک خواہش نفسانی گیرى و التقاتی بدنی و مانی و ماکلفی و از غلظت دور باشی  
 و تحفه که پیش تو آید با خود نداری بجا بخت مندان بهی و بهاسوی المد مشغول نگردی  
 بعد انجام این کلام نصیحت التیام ایشان غوطه زن در یای تخر کنند و از آنجا خواجہ صاحب  
 روانہ شد حضرت میفرمایند کہ بعد از این قطب الدین در عالم سکر در آمدہ بودند و روزی چند  
 در صحرای مقیم بودیم از آنجا عازم مدینہ منورہ گردیدیم چون آستان بوسی جناب رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ساختیم از رونہ سہارک نہ آمد کہ اسی معین الدین  
 چشتی الحسینی السجری حضرت خواجہ بزرگ بچہ و اصغری این کلام اندرون رونہ  
 مبارک حاضر شدہ آداب بجا آوردند و از آمدہ کہ بچہ خدای جل شانہ ولایت دهند ترا  
 بسپر دیم بروید و در راجحہ قیام کنند و تاقیامت قرار گاہ شمارد و لا دشما جان جمیع خواجہ  
 و در آنجا مدفن خود امید شد حضرت خواجہ صاحب متفر شہ نہ کہ اجمیر کجاست پس مراقبہ  
 نمودند و بشارت زیارت و جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہود شد و بایچہ عرض  
 کردند آن چہ متذکر یکبارہ انار عنایت فرمودند کہ انیتہ تمام عالم را آن مدوار بود و لا نشفا  
 اجمیر مدعیم انیتہ متذکر کردہ حضرت رسول قیام الی انکلت من مقدس الشارح بجانب اجمیر  
 و در آنجا نماز و دعا و دعا بیا انیتہ گردیدہ آداب نہ مت بجا آوردہ سجدہ شکر گزارا  
 و ایشان اجمیر بزم سبب بداند اول بنیاد در نیامہ کہ در آنجا از آبادی نامی و نشانی نبود و حضرت  
 ابو اری شقی بود و بچہ مستبید اجمیر انیتہ کہ راجہ بود و در ہند ان نام او بر کوہی کہ بنام  
 را۔۔۔ بنا را مشہور بود و شہر شاہ تیار کنانیدہ بود و در ہندی میر کہ را میگوند چون  
 از ہنجان دیوار آبادی آن شہر واقع ست آمدہ ان نام اجمیر شہرت یافت و حضرت خواجہ بزرگ

در انیس الالواح زیب ترقیم فرموده اند کہ در مدینہ مطہرہ زوہر وی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم  
 بزرگی را دیدم کہ ہر شب در دور کعت کلام مجید ختم کردی و قبل از صبح صادق فایغ شذی  
 بعد ازین خواجہ عازم مکہ معظمہ گشتند و طواف خانہ کعبہ نمودند در کتاب فراید الاسالکین  
 حضرت فرید الدین گنج شکر مینویسند از پیر خود حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوستے کہ  
 روزی چند ہر گوار بمحصل حضرت خواجہ رحمت اللہ علیہ پیر و مرشد حاضر بودند فرمودند  
 کہ وقتی کہ ما وقافے حمید الدین ناگوری بر اسے طوان در کعبہ شریف رفیقہ بزرگی را  
 شیخ عثمان نام کہ از لواحقان حضرت شیخ ابو بکر رضی اللہ عنہ بودند دیدیم کہ در طواف  
 اند ماہر و کسان بر نشان قدم شان قدم سے نہادیم و طوان کعبہ مینویدیم آن بزرگوار  
 برین معنی خبردار شدہ گفت کہ از متابعت ظاہری چہ سودا تباع باطنے شاید یہ سیدیم  
 کہ شما چہ میکنید فرمود ہر روز ہزار بار ختم کلام مجید از اصغای این سخن متحیر ماندیم خیال  
 کردیم کہ شاید ملاحظہ معنی آیات قرآن شریف در دل میسازند بلا قرأت لفظے نہ نمودند  
 کہ خیالت غلط است لفظا لفظا و نحو فادھر فائماوت میکنم سولانا علما و الدین نہ نمودند  
 کہ این محض کرامت است ماہم اقرار نمودیم بعد ازین فرید الدین گنج شکر از پیر و مرشد خویش  
 میفرمایند کہ خواجہ صاحب من بعد ذکر کردند کہ حصول درجہ اعلیٰ بکفر ریاضت و محنت شاقہ  
 نیکو دور و میدان باید کہ ادب تشستن بحضور پیر خویش بیاموزد و چون حاضر گردد کمال  
 سحر و نیار سر فرو کردہ آمدہ آداب بجا آورد و بے تماش جاے بلند جائیکہ خالی یا پوشیدہ  
 پس ازین اثر کہ معظمہ بد شوق تشریف آوردند چہ روز در آنجا اقامت فرمودند و محضاً  
 رفتند و آن زمین سپرد محمد یار دگار غودہ خود را و انہ بلخ شدند و محمد یار دگار تمام عمر خویش  
 در آنجا بسر نمود و قبرش ہماںجا است و انتظام ولایت بسیار خوب کردہ و روایت است  
 صعیف کہ او ہمراہ خواجہ بہ اجمیر آمدہ بود و بعض خادمان آنجا حالاً ہم دعوی میکنند کہ  
 از اولاد محمد یار دگار بہیتم الا این روایت صحیح نیست و خواجہ صاحب در بلخ یہ خانہ

شیخ صریح روزی چند قیام فرمایند و در آن شهر حکمی بود مولانا ضیا الدین  
 نام که با فقیران صاحب باطن و صوفیان اهل حقیقت اعتقاد و اعتمادی برداشت و  
 میگفت که چون بنویسان علم تصوف باعث وصال محبوب حقیقی و موجب هدایتی باشد  
 تقدیر میکند معرفت از طریقات و غیالات فانی است و بهمانان فخری است  
 را بدگفتی بعد از آن ابام خواجده صاحب بطور سیاحت در آن زمین وارد شده بودند  
 و در دهکار رسیدند و دو دسته تیر و یک کمان و یک چاقو و یک سنگ آتش نشان  
 میبردند که وقت بی وقت محتاج غذا میشوند چنانچه روزی خواجده رحمت الله علیه سکار کلنگ  
 کردند و متصل مکان یکم مذکور زیر درختی پایدار و از شتر را به نماز خواندن گشتند و از  
 آغاز چنین کباب کردند و حکیم طلبه را در مس فلسفه و حکمت میداد چون نظر بر کباب افتاد  
 از مدرسه برخاسته نزد خواجده آمده به نشست که چون تیار شود قدری طلبیده بخورد و  
 در میان آنها خواجده صاحب از نماز فارغ گشتند و خادم کباب پیش آورد و با شوق باطنی  
 به نمایی حکیم و قوی یافتند و از آن صوفی فرمودند بجز و خوردن سوسی عقیقه  
 به اعتماد می یکم که با اهل انکد داشتند چنانچه منیدت مبدل گردید و بسوی خواجده نگاه  
 محبت و انجمن میباید نگاه نموده قدری از زمین خود آورده حکیم حرمت فرمودند چون  
 خورد و بلو و خرق و غلبه معات جمال ذات مطلق باطنی و بنود مشاوه که کتب  
 الحکم فلسفیات و غیره را در ریاض انداختن و رنگ ملائق و بنوی از دل زدوده جمله تمیذان  
 خود را به حصول قدوس حائز ساخت و خود از عقیده فاسد خویش باز آید چنانکه همه اهل  
 و طالب مرید شدند و حضرت خواجده رحمت الله علیه از انجمن عازم بنین شدند و از انجانب لا از  
 نشر لیا اگردند و روایت است که به تعلیم و تلمیذین مولانا ضیا الدین را آن ملک  
 فسر موده به بخارا الشریف بردند و بعد از ملاقات بزرگان بخارا یکمین رونق آفر  
 بر نشان زمین گردیدند خواجده در انیس الارواح نگاشته اند که از انجانب بنین رسیدیم

بعد از ملاقات شیخ عبد الواحد پیر شیخ نظام الدین ابوالموید را دانه قند مار بشدیم و  
از بزرگان آن مقام ملاقی گشته ارادی سیستان گردیدیم و در آن سفر هر کاب و خواجه  
عثمان بارونی در عبادت خانه شیخ ضیا الدین سیدستانی که اکابر وقت و پیوسته مشغول  
بخدا میبودند رسیدیم و چند روز بخدمت او شان بودیم دیدیم که کسی از آنجا محروم نیست  
هر حاجت مندر از دست غیب چیرے دستیاب میشد و آوازے آمد که براسے رسوخ  
ایمان ما و ناکن و و قتیله او شان تمام موت شنیدنی گریستندی و تا هفته عشره بر یکپا  
استاده بودند و بعد افاقه از من گفتندی که کسی را که با ملک الموت معامله ضرورتی  
است و بر دوزخش پیش خدا حساب و دادن متحقق و یقین از آرام و آسایش و رزق  
هم کجا بر سر در غفلت و بیفکری چراسیگزار دای عزیز اگر یقین داری که روزے خاک  
خواهم شد و خیراک مار و کثوم زیر زمین شدنی است لبش خفتن و آرام طلبی را ترک  
تمامی و شب روز در طاعت و عبادت آماده باش و همواره عادت ریاضت و محنت  
و مشقت کن نقل در دلیل العارفین نوشته است که در سفر سیستان خواجه بهرام حضرت  
خواجه عثمان بارونی رضی الله عنه بودند با شیخ بختیار اوشی ملاقات گردید ایشان نهایت  
بزرگواری بودند و حاجتمندی هر حاجتی که داشتی از خانقاه شان محروم نگشتی اگر عربانی  
آمدے آواز دادندے از غیب پارچه یا موجود شدنی و آن همه با و محنت فرمود  
تا چند روز در آنجا اقامت گردیدیم روزی فرمودند که مرا نصیحت پیراست که هر چه  
بیاید جمع کن بل ایشان فقر اکبر که تو نیز مثل من شوی در دلیل العارفین از بختیار  
اوشی نوشته است که خواجه رحمة الله علیه فرمودند که چون بلتان رسیدیم از شخصی شنیدیم  
که توبه اهل ریاضت برین پنج است که اول برگنایان و عصیان زمان ماضی خویش افسوس  
کند و گوید که چنین عمر گر نمایم خود را در بد فعلیها صرف نمودم بدش چگونه کرده آید و  
دیگر آنکه محاسبه فعل خود نماید اعمی افعال قبیحه را بد نمیده فکر باز ماندن از آن نماید

و در زود انجام یافتنش کوشش و جهد بلیغ سازد و تاخیر و تعویق بر راه نهد و سوم  
 آنکه بعد تو به از منشیات حذر کند و بسیار تنبیه باشد که فعلیکه از آن تو به کرده است باز  
 سرزند باز فرمودند عاشقی را دیدیم ما میگرد که آه پروردگار ابر که کسی را دوست  
 میدارد با قارام میرساند و شخصی را که تو دوست میداری بران بلا نازل میکنی یعنی  
 راه تو از همه راهها جداست من بعد از شاد فرمودند که تو اضع منقسم بیه قسم است اول  
 کم خوردن که صورتش روزه است و دیگر کم گفتن که سببش نماز است و سوم کم گفتن که پیش  
 زیادت ذکر حق جل و علاست و ایمان هم همه نوع است نوع اول خوف نونم دیگر رجا  
 نوع سوم محبت از خوف ترک گناه و نتیجه اش حفاظت از دوزخ و از رجا زیادت عبادت  
 و ناپدید شدن از قیامت شدن به بهشت و از محبت ترک مناجات و تحلیلات و لغوی غیر و شده اش  
 رضای حق جل شاننه و تقایم گردیدن بر مقام توحید پس از آن حضرت خواجه به لاهور  
 تشریف آوردند و زیارت روضه مبارکه حضرت میر علی کرده ملاقات شیخ حسین بیانی  
 که در آن زمان بقید حیات بودند ساختند و تا چند روز در آنجا مقیم بودند و پس ازین  
 عازم دلی گشتند و در سرحد شهر رسیدند و در آن ایام دلی در تحت لقرن راجه پتلی سراج  
 عرف پتھور بود و در دلیل العارفین و فوائد السالکین و غیره کتب این همه احوال  
 مفصلاً و مشروحاً نوشته است و مادر پتھور در علم نجوم و سحر و جادو و غیره علامه عصر بود  
 و خبرهای اخصی و مقبالت بطور اتمه راج میگفت که چنانچه دوازده سال قبل از آمدن خواجه  
 از پتھور گفته بود که شش هجین پیدا خواهد گردید که بسبب او در ملک و دولت تو  
 زوال خواهد آمد و بر کافه شصت و شصت حواجه هم کشیده داده بود و پتھور نقل آن شصت  
 بناظران ملک تقسیم کرد کسی که شبیه باین شبیه باشند در حضور حاضر سازند لند اهر روز  
 یکیک از ملک غیر می آمد آن شبیه را بشکل او برابر کردند و در سیر العارفین و حرات الاسرار  
 نگاشته است که وقتیکه خواجه رحمه الله علیه از لاهور به دلی تشریف آوردند و آن زمان

مردمان دہلی بریدن مسلمانان میگرفتند خواجہ بعض قوت کمالیت خود با چسل تن پیران  
کامل خویش در دہلی داخل گشتند و تا چند روز در آنجا رخت اقامت داشتند و  
بر روز اوان یکبیر بر آواز بابت میگفتند روزی شومیم کاروی در پیش پوشیده باران  
و دیگر از در آورند خواست تا اراده خود را ظاهر سازد و ثواب برسد اما علیہ اگر گشت  
باطن مکنون فیمیش در یافتہ فرمودند کہ انچه در دل داری بجا آید بچند گفتن این سخن لرزہ  
پیشش و کار و اندر دست بزدن افتاد و سر بر قدم تقدس زد و مہار و تو بکرد و پیش  
اسلام شرف شد و در چارے مجلس خواند الفوائد نگاشتن است کہ ہفت صد مردمان  
واجہ حمید الدین دہلوی ہدایت خواجہ اسلام آوردند و از راویان بہ تبرک و این است  
کہ روزی خواجہ محمد بن خواجہ کہ در آنجا ہفت کس بالدار و کار خویشتن ہموافا بودند  
چون خطبہ آنرا بر ایشان افتادند نگ عشق در جگر آنها خلیب بر قدم خواجہ رجمہ اندر  
علیہ افتادہ ایمان آوردند و نام آن ہر حق کسان حمید الدین تھاوند چنانچہ ریحانی  
و صوفی از ان ہفت ہمدانند من بعد عازم اجیر گشتند چون بقبب سمانہ رسیدند  
ابن کاران پتھور را صورت حضرت را موافق مشیہ یافت بکمال تواضع و تسلیم  
پیش آرد و گفتند اگر مرنوی مبارک باشد مکانی عمدہ و خوب ہر آن اقامت  
خالی کنانیدہ شود خواجہ صاحب در مراقبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را و یاد  
فرمودہ اسی معین الدین بر قول و اقرار شان اعتبار نہای کہ دل آواز و غا و فرقا  
خالی نیست پس خواجہ التماس ثمان قبول فرمودہ فرمودہ حضرت را صلی اللہ علیہ وسلم  
بیاران و مقلدان خود انہار فرمودند و دانہ اجیر گشتند چون در آنجا رسیدند  
خواستہ زید درختی سایہ دار بہ نشین پاسبانی گفت کہ در اینجا من شنیدہ کہ این شتر خانہ  
سراست جواب دادند کہ بہر ملک خدا تملک نیست پاسے فقیر لنگ نیست از انجہ  
بار نقاس خویش آبدہ بر حوض اناساگر زید درختی سایہ دار قیام گزیند و خادمان



ماهه گادی فرج کرده کباب پختند و بر آس و خور بعضی بر حوض اناسا گرد بعض بر پیسله  
 رفتند در آن ایام یکبار تجمعه بر ساحل حوضهای مذکور تیار بودند و صد من و غنم تخ سرور  
 در روشنی صرف میشد بر همان آنجا از وضو در آن آب منع کردند پس آنها با خواجه رحمته  
 علیه السلام که در آن روز روایتی چنین رفت است که اول ایشان بر پیسله رسیدند چون بهر زمان  
 از نشستن آنجا مانع گشتند حضرت پرسیدند کجا رویم که کسی مزاحم نشود و جواب دادند  
 که بر اناسا که در آنجا مولیشیان آب می نوشند بر وید در آنجا کسی مانع نخواهد شد روانه  
 آن سمت شدند و در آنجا رفت و وضو کرده نماز کردند و بعد فراغ نماز خادم را فرمودند  
 که برو و از پیسله یک چاه گل آب بیا و خادم چون چاه گل به پیسله انداخت آب آن پیسله  
 تمامی حوضها و چشمه های اجیر و شیر زنان و جانوران شیر و آتش تمام خشک گردید و  
 روایت است که تجمعه بود بر ساحل تال اناسا که دیک قریه برای مصارفش معین بود و خواجه  
 نام بت آن تجمعه از بر همان پرسیدند او نشان سادی دیو بیان کردند و خواجه رحمته  
 علیه السلام فرمودند که از مدتی شما این را می پرسید گاهی بی شام کلام شده است بانه جان جواب  
 دادند که این نمک است خادم چنان کند فرمودند که اگر این صغیم بکلمه دارد و در اجمال سخن در آید  
 شما اسلام خواهید آورد و چه گفتند که آنچه حضرت بیان میفرمایند خلاف واقع است پس  
 ایشان بجانب آن بت اشاره فرمودند و گفتند که بکلمه خدا ایمان نزدیم بیا و کلام کن  
 همان دم او نزد خواجه حاضر شده تسلیم جا آورد و واقعه از خدا و رسول منوره مسلمان گردید  
 خواجه صاحب نامش سعدی نماده ابرین مقدس با و داده بر آس آب آوردن فرمودند  
 چون او ابرین را آب افکند معالمتی آب چه چشمه و چه چاه و چه آبگیر و شیر زنان و جانوران  
 اجیر تمام تر خشک گردید هنوز نصف پر شده بود و نصف اتی ماند که سعدی باز آمد و تمام  
 ماجرا را اول تا آخر عرض نمود پس خادم را فرمودند که آنچه فرمودی را باشد از بازار بیا و  
 کباب بپز و خود به نماز مصروف گشتند و بر همان احوال خشک شدن آب و شیر زنان نشسته باین

شیران و مسلمان گردیدن سعدی از پیور را میان کردند چون مادرش شنید گفت که بچه  
 زن زندان همان کس است که قبل از دوازده سال با تو گفته بودم خبر درستی المقدور  
 بتواضع و عجز پیش آئی و سرکشی نه زنی تا چند سی ساعنت تو قائم ماند و الا وقت اخیر سلطنت  
 خود بدان او گفتن مادر خود را در راز کار دانسته وزیر خود را بیپال نام را که سحر و جادو را  
 مفسد بود اطلاع داد او گفت که اینهم عجایب و غرایب از سحر و نظر بند نیست باید که اول  
 نمود بدولت بگی شتم و خدمت عازم آنصوب بشوید من هم از پس من آیم پس پیور اراده نمود  
 آنطرف گردید و در دل خیال میکرد که چون بان فقیر رسم بسیار بیخ وایداد هم بجز این خیال  
 نایبنا گشت آگاه نصیحت مادرش یاد آمد و از اندیشه ناصواب منفسل شده توبه کرد  
 و بعشرت با پیشش مینا گردید باز همان اراده فاسد نمود و همان پیش آمد که پیش آمده بود  
 باز گریان و نالان شد باز بینائی یافت همچنان هفت کت چنین شد و چنان شد و قصه  
 بخت خواج صاحب رسید و از طرف دیگر اجدیال هم با هفت صد اژدها که آتشین دم  
 و کینه زار پانصد جگر که خود بخود در مواسمه آمدند و هفت صد شاگردان سامری پیش آمده  
 بر خادمان و الاسحر و جادو کردن آغاز نمودند و ایشان انحال بخواجه رحمة الله علیه عرض داشت  
 کردند خواج دانه مدور گرد در قفا خود کشیده فرمودند که شما ازین احاطه بیرون نروید  
 اگر مرضی خداست این همه از سلاهما و قهرهای خود زخمی و ضرر و بخواهند شد و بشنازند  
 نخواهد رسید این گفتن بود که آنهمه بیکر بر لشکر اجدیال بقتل و از صدمه اش بسیاری از لشکریان  
 بمردند و بسیاری مجروح شدند الا اجدیال صحیح و سالم بود و آنهمه اژدها شکر گردان و  
 خوردن گرفت بعد ازین خادمان را از ارشاد شد که ماران و کژدمان را در زیر زمین مخون  
 کنید پنجاه از ماران شجر خراول و از کژدمان شجر پهره هماندم سر سبز و شاداب شود و ارشاد  
 حالاهم درخت مذکور در بعض جا موجود و خواص آنها نیست که اگر بمرگیده مار یا کژدم آنرا  
 باید به نیتد فی اسحال شفا یابند و مان بجانمانه انیالت سحر و متعجب و از تشنگی جان طلب

بودند آنگاه چطور را گرفتند مادرش صادق آمد آخر الامر مقتور او اجیبال هر دو دست  
 بسته قریب دوازده روز رفته زمین خدمت پیوسیدند و عذر تقصیر کرده عرض نمودند که از شش  
 تنگی ما و تمامی شهر قریب بسلامت رسیده ایم آنچه کرده بودیم سزاوارش که منبغی یا نعمتی  
 اکنون امیدواریم که نظر گرم و عنایت بحال ما گذارایان فرموده از راهی که ما  
 در گذرند ارشاد شد که برادر ابراهیم بیا تا قدری آب بدرهم او رفت و بهر تنه است که برود  
 تمام آن ابریه را برداشته بیا و بلکه قوت سحر و جادو هم تمام شود و کار در راه را ابریه  
 از جانتبیه ناچار تن به جز در داد حضرت فرمودند که این ابریه در آن تنه است اگر تو چاه  
 نیل و چشم برداری نتوانی برداشتن من بعد بهتدی ایما و مهله او رفت و ابریه برد  
 پیش خواهر رجمه الله علیه نهاد ایشان قدری آب از آن ابریه را تا ساگر و پیسند بهشتند  
 که از آن آن هر دو و شیشه روان گردید و دیگر سر حشیه را سه و چاه که آب آتا و شیر ما نوران  
 و زمان که تشنگ شد و بود بدستور به از آب و شیر گشت که باعث راحت و آرام سکن  
 آنجا شدند ازین دعا فرمودند که در شتران طاقت پیشین باز آمد که آتا و شیر و چاه  
 آنجا کرد و چون مردمان کرامت و قدرت مساکنه نمودند با هم سرگوشی کردند و گفتند  
 ما سید التیتم که اجیبال شخص کامل است هیچ نبود مصروفه خود غلط بود آنچه من پیرا شتم و حاجی  
 شتم و بهر تیر این را میدادیم چه اگر امر و خود هم ذلیل شد و ما به را نیز نادم و منفعل شست  
 اجیبال دید که خلق با او سوسی عقیدت دارند با خواجه گفت که بهر مایند در درویشی  
 تا که ام تمام و دستگاه دارید از من ارشاد شد که اولی تو آنچه حاصل کرده پیش آر بعد ازین  
 هر چه دیدنی خواهد بود خواهی دید انشاء الله تعالی پس اجیبال بر خاست و حرم آهوی بود آنگاه  
 و جس دم کرده بجست و بر آن پوست آهوی نشست و بالای آسمان پیران شد کفار را از آسمان  
 رفته باز آمد خواهر رحمت الله علیه از مراقبه چشم کشاند و پرسیدند اجیبال کجا رفتی و در آن  
 معروض داشتند که بر آسمان می پرد و بعد ویری ارشاد فرمودند که حالا چه شد التماس نمود

که کزین نظری آید پس حضرت به پا پوش مقدس اشاره فرمودند هر دو پا پوش شریف  
 سومی سپهر پان شنبه و بالایی سراجیپال رفته بر سرش زدن آغاز کردند و او بسبب  
 درد و اوجی که درین گرفت و آواز فریاد و انقیاضات که از نهاد اجیپال می برآمد  
 حاضران آنجا میسرید متعجب شدند که این چه ماجراست چون بالایی چرخ نگاه کردند اجیپال  
 را دیدند که بر سرش پا پوشش بسته افتد و او صحت زمین مایل بود چون بر زمین رسید  
 در مدتی که پاسبان عالی افتاد و آواز الا مان بلند ساخت آن زمان حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ  
 پا پوش مقدس اشاره فرمودند تا از نزد و کو بر بازماند اجیپال گفت مرا کمالیکه حاصل  
 بود که در دم و بستر ای نور رسیدم اکنون آنچه جناب که است و کمال بهم رسانیده باشند  
 تا از من بخواهند و عواقب شده و روح مبارک صحت سرش اعلی اوج گرا کرد اجیپال  
 را با دلیلی که در آنجا بود و هم را نیک کرد و روحش نیز پیر وانه کرد و تا آسمان اول رفت و زیارت  
 دنیا با خود پیچید و در دماغش روح مقدس آنحضرت از آن بالاتر پیر و از گرد آنگاه روح  
 از دنیا رفت و خود خواست پیش آمد که من طفیل حضرت شده ام اگر امر و زان سیر  
 را با من میسر شدنی نیست حضرت را به عجز و انکسارش رحم آمد و در امر او گرفته  
 شد و علی را به در آنجا ملائکه برای زیارت آمدند چون اجیپال این ماجرا دید متحیر  
 شد و میسر شد و در میان خواجہ رحمۃ اللہ علیہ و اجیپال فاصله باقی بود چون  
 از آنجا باز آمد و میسر شد افتاد و التماس نمود که بنده هم از اسرار الهی آگاه فرموده  
 شود و از دستم رفته فرماید هر کس با شتم خواجہ التماس و را بیشتر قبول دادند و هم  
 در آنجا ملائکه قریب به ملائکه و وحدت متلفذ و شند آن ساعت  
 بسیار فرمایان شد عرض کرد که خدوم عالم این فادوم ازین لذت محروم و مدتها شده شود  
 و به خود که آنرا اگر بنا بر آن آگاه بود و آید چه سود خواهی و بهیچر که ظرف و  
 این آیه که تا سال نیست و موصول آن جزا قرار کلمه طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله

معلوم این گفتن همان بود و اچیل را کلمه طیب بر زبان آوردن همان پس خواجہ  
 رحمۃ اللہ علیہ باروح مقدس خویش روح اچیل را گرفته بر غرش برد و وسیع پشت  
 و درون و عرش و کرسی و لوح و قلم کنانیدہ بشتر اچیل باز آمدند اچیل کلمه طیب گفتہ  
 بر پاس حضرت افتاد و اسلام آورد و بسیاری از ان فرقه بدین انجالت ایمان  
 آوردند و پتھورامیچہ اند و متعجبانہ یسوع ایتمہ میدید خواجہ با او فرمودند تو ہم پیش  
 دین اسلام مشرف شوی و دیگر دانی و بدی و بدی حضرت فرمودند اگر اسلام آری  
 بارے تو گرفتار لشکر اسلام خواهی شد و ازین انکار در جہنم ہم پناہ خواهی یافت  
 و اچیل پالمش شد کہ عرضی درم اگر پذیرا شود فرمودند کہ انچہ در دل داری بر زبان آ  
 برانند کہ مطالب او تعالی است کہ سبب الاسباب است دست بستم عرض نمود کہ این  
 آرزوست کہ تا قیام قیامت زندہ مانم تا ملاقات کنایک از ما سرزودہ کردہ باشم حضرت  
 بحضرت عجیب الدعوات جل شانہ دعا فرمودند فوراً بشارت اجابت یافتند و با اچیل  
 فرمودند کہ تنہای تو برآید بعد ازین اچیل و سعدی هر دو با حضرت عرض نمودند کہ  
 اندرون باید شد حضرت قبول فرمود و خانہ سعدی کہ نسبت دیگر خانہ عمدہ بود و فروش  
 شدند و دران جا جماعت خانہ و عبادت خانہ و باورچی خانہ تعمیر کنند و جایگزین دران زمان  
 باورچی خانہ بود اکنون رونق مبارک و گنبد شریف است از حضرت خواجہ قطب الدین  
 بختیار کاکی او شی منقول است فرمودند کہ تا بیست سال بخدمت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بود  
 آنگاہی ندیدم کسی غیر از ان نشان و روزیکہ خادم عرض نمودی کہ امر و چیزے برای  
 خرب خیرات موجود نیست بہتمت گوشہ مصطفیٰ رواشتہ فرمودندی کہ بقدر کفایت خرقہ  
 امر و زہ گیر و کسے محتاج و فقیر از استانہ فیض نشانہ محروم تر نمی و قیقکہ حاجت منسی است  
 خادم از زیر مصطفیٰ حسب ارشاد حضرت برداشتہ با و بدادی الا از دست مبارک نگاہی  
 کسی را بجز منی عنایت فرمودند نقل است کہ مسلمانان از طرازمان را بپتھورامیچہ

خواجہ بارادہ بیعت آمد حضرت متمسک و را قبول نفرمودند او بارادہ چنگ کرد و راجہ شهنشاهی متقدم  
 و متکبرین را بنواچہ فرستاد کہ چراغ افشان را امرید نفرمودند آتش شد کہ بسہ وجہ او کل انیکہ  
 او عاصی و فاسق بدلیست و تو ہم شخص خیرین است و نیز از تابعا نمہ سوئم ہر لوح محفوظہ  
 کہ لوحیست از مروارید بسیار وسیع و فراخ بر آسمان معلق کہ در آن جمیع اعمال تمامی مخلوق  
 نوشتہ است در اعمال نامہ این کس نگاشتنہ است کہ بی ایمان و گنہگار خواہد بود چون چہ نورانی  
 از آتش غضب بسوزد و گفت کہ این فقرہ دعوی غیب دانی مینماید و از حکم من میرتابد  
 با و یگویند کہ زود از علمداری ما بیرون شود چون حضرت بہین سخن مطلع شدند نفرمودند  
 باید دید کہ اندر سہ روز من میروم یا تو میروی ہمدین روز مہینہ معز الدین با و شاہ شام  
 معراجی جوار علمہ نمودہ چہ طور او تا بعین اورا گرفتار کردہ برد و آن مسلمان ملائم  
 چہ طور کہ نزد حضرت بارادہ بیعت آمدہ بود بخوف گرفتاری خود در آب غمری کردیدہ  
 بردہ نمودہ حضرت پیش آمد کہ در آب غمری رشتہ دہ و در ملفوظات از حضرت خواہ  
 قطب الدین بختیار کاکی او شی ثقل است حضرت فرید الدین گنجشک میگویند کہ رود  
 بہقام امیر بختیار خواہ رستم اللہ علیہ حاضر بودم و در آن زمان چہ طور از زندہ بود و شش  
 آمد و با حضرت عرض نمود کہ چہ طور ایگوید کہ اگر این شیخ از علمداری ما برود بہتر است  
 حضرت فرمودند کہ من اورا زندہ گرفتار لشکر اسلام کردیم چنانچہ بچنان وقوع یافت  
 و در طبقات نامری و تواریخ فیروز شاہی و بہادر شاہی و اکبر نامہ و دیگر تواریخ ہست  
 مثل تواریخ پرتغی راج و غیرہ کہ هنوز در ہندوستان موجود نہایت صحیح و درست  
 احوال پرتغی راج و معز الدین با و شاہ شام چنین نوشتہ اند کہ قبل ازین با چہ طور ہفت  
 جنگ کردید معز الدین ہر با شکست فاش خورد و در قید ہم افتاد اما بعد دادن نقود  
 و اشیاء خلاص گردید و روزیکہ بہ زبان بجز بیان حضرت رفتہ بود کہ چہ طور از زندہ گرفتار  
 افواج اہل اسلام نمودم بہمان شب معز الدین خوابی دید و صبح آن یا امر او وزیر بیان

فرمود که اسب در واقعه دیده ام که در بهشت نشسته نورانی صورت بر تنه نشسته و  
 بسیاری از خادمان گردشان کمر بسته ایستاده تا دهنم از آن خدام دهنم گرفته پیش  
 بزرگ بر دانه با من ارشاد فرمود که ترا سلطنت هند عنایت کردم و راجه پتورا را  
 سلطنت معزول داد. بنیاس مشفق اللفظ تغییر خواستی هندوستان گفته و مبارکباد  
 دادند سلطان تجمل بجل فوج بیاراسته سمت هندوستان ماندم گردید و دلاهور را فتح کرده  
 و دیگر ملک بنا قاپض شده و فتنه های سرحد منقطع ساخته نهشت قرابست  
 ملکب محو و سرگردید من بعد فوج کثیر باز بر هندوستان آمد و سر هند بقتض خود  
 آورده لشکر عظیم بر راجه پتورا فرستاد و امیری را قایلیم مقام خود سپار  
 کرده نهشت فرماست ولایت گردید و چون لشکر او را بر سید راجه پاد و مقابل نهشت  
 و نامدنی آتش جنگ و جدال مشتعل بود و فریقین در جنگ پراپد و دند چون باد شاه  
 اینچر نشیند فی الحال که ملک ولایت هزار سوار زار و پاش و از موده کار مرده وار  
 بر سید بعد سعی کمال و جهد بیجا و جیره فتح گردید و اول بادشاه اهل اسلام که تحت هندوستان  
 نهشت همین بود و به که دلی را دارا سلطنت هند که داند به همین و بعد از این هم  
 بر تحت نهشته بی حکم خواهر نهشته و در وایتی دیگر چنین است که مغرالدین عرف شهاب الدین  
 بخوری حکم خواهر نهشت و بی معافان ران شد و شهر که در راه افتاد فتح نمود و قتل  
 بتمام تنه سید یک لک و پست هزار سوار به راه داشت و راجا قایلیم کرد  
 سامان جنگ میا ساخت چون این خبر پتورا را صاعقه نمود و به فتح پیشین که پتورا  
 مختصر در میان پرتی راجه خواهد آمد و شش پیشتر ازین هم نوشته شد فوج بادشاهی  
 وزنی نکرد و با وجودیکه بسیار امیران جسد را در سپه سالاران آورده کایه پتورا  
 در جنگ راجه چی چنت که رانیش را زبردستی آورده بود و مقتول گشته و از خیزش  
 نائل عیش و عشرت شده بود و بنا بر این طاقت برداشت مشقت و تکلیف نه داشت القصد



پنج لشکر بیار از قلعه تارکده روانه تنگانیسگر دید و در آنجا بعد مقابله عظیم در ستم  
 پنج صدر شتا و دوشست بجزی بادشاه فتح یاب در راجه زنده گرفتار گردید و راجه  
 بادشاه گفت که من ترا بهشت بار از قید رها کردم تو مرا یکبار خلاص کن و آنچه بدین  
 کنی همیشه او خواهم نمود و بادشاه جواب داد که آنچه گفتی راست است الا تو از او بپای  
 سلطنت آگاه هستی یعنی عدد و اگر گرفتار کردن و باز گذاشتن شرط سلطنت نبوده  
 و تو که مرا را بنید کردی دلیل بر عدم وقوف و اب سلطنت است پس رها کردن  
 و در از مرتبه حرم و احتیاط و آئین حکمرانی و جهانداریت بر تخت نشست و در شهر  
 با جوامع دین محمدی پرداخت و منکر را بیدار و تیغ ساخت بعد از این بسیار تحف  
 و هدایا براه گرفته بخدمت خوانده حاضر شد و احوال خواب عرض کرد و حضرت بشم فرمود و شاه  
 کردند که ظلم و فجور کنی بغیر حجت دین و آئین مشرودند و خطابش سلطان معز الدین  
 بقلعه تارکده فرستاد و بادشاه معز الدین و قطب الدین ایک را بر قلعه گرام  
 مقرر کرده خود سمیت بنام و قنوج رفته بر راجه بی چند و دیگر راجه فتح حاصل کرد  
 و طرف دیگر قطب الدین ایک میر شمس و دیگر سرحد با ستم فتح کرد و درین مابین خبر  
 فوت خیانت الدین محمد و امارات که برادر حقیقه سلطان معز الدین بود رسید  
 فوراً سلطان معز الدین روانه هرات شد و آن ملک را بر امیران بنقسم فرمود  
 بر فوراً هم خط نمود و الا شمس رفته بعد از آن روانه روم گردید لیکن چون در آنجا  
 خبر رسید که راجه از قوه کوه تارکده شنید فوراً از آنجا بهندوستان آمد و تمام آن  
 قوه را بر بال و قوه تارکده رسانید و ساخت انگاه روانه عزمین شد و تا چهار ده  
 سال در آنجا بنشیند و شانزده و بعضی دیگر نیند تا سی و سه سال بادشاهی هندوستان  
 کرد و در آنجا یکبار پنج صد سن گوید که هر یک از آن بی بیله و و لبس پوشاکهای  
 آنجا را و در آنجا اسباب دست آورد و قطب الدین ایک و بری سلطان

میرالدین بر تخت نشست اگر چه از غلامان ترکی سلطان موصوف بود و با وجودیکه  
در ظاهر اصالت کلنی داشت الا بسبب حسن اخلاق و اوصاف حمیده ممتاز گردید  
و انگشت خضر او شکسته بود و لهذا او را یک شل میگویند و هر کاب با دشا و مدح  
آن درستان آمده بود و بسیار کارهای عظیم و نمایان از وی ظهور آمد و فتح  
ایلی میر بود و ملک هند را تا سرحد چین فتح ساخت و در همان سنه پنج و امانه و یقین  
به دوز سه شب بر تخت لاهور نشست و بعد ازین بغزنی رفته با نعام امرای آنجا پیش  
او در صرف کرد و در سخاوت و شجاعت عدیش بنو و در کتب مشهوری نوشته اند و در  
سادات نسبت شان به الهیت میرسد اگر چه بظاهر دنیا دار اند لیکن باطن از جمله  
ملاقات دور اند و بسبب اتباع عفت و نظرا نقیاد او و الامتایع و محکوم سلطان  
میرالدین شده هند وستان آمد و بعد فتح هند قطب الدین ایک را بدلی معین کرد  
سید حسین رابع عم زاده شان یزای استقامت آنجا فرموده عازم غزنی گشت  
بعد چندی قطب الدین سید وحید الدین و سید حسین صاحب را بکومت تارکده و اجیر  
روانه نمود چون این بر دو صاحبان با جمیر رسیدند با حضرت خواجہ ملاقات کردند  
و جمله فوائد علوم دین و رشد باطن سید صاحب از خواجہ رحمة الله علیه حاصل نمود  
و در کتاب سید العارفین هم همچنین نوشته است و از کرامات حضرت خواجہ کفایت  
نزد حضرت طح آمد و رفت انداختند الا بسبب استغراق کمال در ریاضت جنس و غیر  
نبود و بر کس تعدی برای قبول کردن دین اسلام نفرمود و هر چه که خدای جل و علا  
فرموده **تَقَرُّبُكَ تَقَرُّبُكَ تَقَرُّبُكَ** یعنی عزت سید هم هر که را میخواهم و ذلیل میکنم اما  
که میخواهم اثر جنبه باطنی انبقر بود که هر که دیدی اگر چه چید سخت دل و مقصوب بود  
خود بخود تلقین دین اسلام خواستی آن زمان او را بخوبی تمام از آئین دین اسلام مطلع  
و آگاه گردیدی و با همه کس بتواضع و اخلاق پیش آمدندی بنابرین چه از اهل بی خود

و چون از اهل اسلام به رغبت تمام آن برگزیده انعام رجوع آورده و ندی و تاحال در  
 هر هفته برای زیارت مزار مبارک میر و فرزندان خاصاً در ایام عرس بنود و اهل اسلام  
 نسبت و تکرار و غیره حاضر میسازند و تحف و قنوق هر که از اولاد حضرت بجای آورده نشین  
 میباشند با دیده محبت و چند میر حضرت که از خدمت یار گشت جدا گشتن انتظام ولایت  
 بنده و ستان انور فیض نشان گردید شهر سید یا قصبه یا قریه که در آنجا کسیک یا بن سلسله  
 لغات و ارباب نیست و او قالی از کراسته نباشد و حضرت مولانا مسعود غازی و حضرت  
 پیران و اولاد ایشان در روز و قالی حضرت نوشته اند که در هر زمانه شخصی از سلسله حضرت  
 یا در آنجا نباشد و او بر تمام هند و ستان سوا سید علی بنان منصرف میباشند و  
 در آنجا هیچ شواخی که امدادش میفرماید نقل در کتاب سیر العارفین نوشته است که کلاً  
 از حیره یا سید شمس الدین شمس الدین غلام قطب الدین مرحوم رسید کفار را موقوف  
 قیمت و است آمد وقت شب آنها بر دیوار قلعه از نردبان رفته درون قلعه درآمدند  
 و اتفاقاً آنشب سید صاحب جانجا جلوه فرمایند و تمام فوج برای تحصیل زرد پر گشت  
 رفته بود چون سید صاحب زین واقع و قوت یافتند با هم را بسیار نیکه موجود بودند مقابل  
 گشتند با آنرا ترجمه شهادت یافتند و قتیکه خیر این واقع و سمع اقدس خواجده رسید فی الحال  
 در آنجا تشریف برده بخیز و تکبیرین شهادت فرمودند و محمدان قبل از تشریف او را می خواجده  
 بگریختند و بر مزار سید صاحب گل و ریاحین انداختند چنانچه هنوز هم این رسم جاریست  
 که پیر و عرس سهره گل بر تربت سید صاحب می نهند و بتاریخ بنیز دهم ماه رجب الحرام  
 سید صاحب شربت شهادت نوش فرمودند و در آنجا مزار شهیدان بی شمار است و هر که  
 برای زیارت مزار خواجده می آید براس زیارت تربت میران صاحب هم میرود و او اکبر  
 بادشاه در آنجا روضه عالیشان تعمیر کنانند که نه صد هفتاد و سه تاریخ اختتام او است

احوال مختصات یعنی احوال راجگانی که قبل از سلطنت اهل اسلام در امیر حکمران بودند  
بعد راجه آن که امیر آباد کرده اوست عکساری اهل چوکان گردید و از اولادشان را  
انکه در دو اوقصبه ساحر آباد کرد و در عکساری اوکان نمک پیدا شد و در غاندا نش  
از شش پلشت حکومت ماند و بعد او راجه امیر گنگه بر تخت نشست و من بعد در سمبلی  
بر است فرزندش بل یو گنگه راجه گردید و حوض پیشل بنیاد کرده اوست این راجه بدو  
نایت تمام بود و چنانچه باره بقصبه بشکر در سمبلی رفت و در انتخاب از من  
گور راجه تناسلی می نمود و حسین و بیل بود و بغور دیدنش راجه بدو فرستید که دیدن  
بختیاری رفت و بعد سی ماه و دوسه خود را سیاه کرد و بدو داد که بعد هفت روز  
ترا را بخوابد که بیدار شود و پیر دم خوار خواهی شد بعد از آن امیر باز آمد و روز دیگر  
از کرده خود ترسان و لرزان نزد آن زن رفت و گفت اگر چه از من گناهی عظیم صادر گشت  
الا بعد از آن آمده ام عنوی تقصیر میجویم او جواب داد که تیر دعایم به اندم به نشانه اجابت  
رسیده تیر رفتی باز می آید اما بلفایک که از نطفه من و تو بوجود آمده ای تو خواه  
گردید الغرض بر روز معهود او را مار گردید و او فوت شد چون لاش او را سوختن خواستند  
شعله از جبهه او بر آمد و خیشی از آن پیدا گشت و هماندم دو چهره سارس را به شکم فرو برد  
و هر روز دم خواری آغاز کرد و چنانکه آن قصبه تباه و ویران گردید و آن دیو بکوه سیر  
میان دو دیو شهور بود و گور جا از آن روز بدو کاوان آمده میتم شد و بعد  
دو ماه از آمدنش طفلی از او پیدا شد که نامش انانماوند و خشک بس و دوازده سال  
رسید آن حیثیت را از انجا رانده تیر که اسب بقصبه خود آورد چون ماه اسب آمد انانما  
که تمام هندوان بر نام بزرگواران خود فقیران و گدایان را خورونی میدادند و انانما  
خود پر سیه که نام پیرم پیست تا که من هم بر نام پدر خود گدایان را خورونی دهم اگر چه  
مادرش از آگاه کردن او بهلوتی ساخت الا بسبب بسیار اصرار انانما مجبور شد حال

بیان کرد و مکان غیبت را نشان داد و نا بجز دشمنیدن روانه سمت مکان او گردید  
 چون دُمنو ندانین را دید گفت چرا از زندگی پزاری و از حیات به تنگ آمدی اما گنت  
 من فرزند سلدیو از شکم کور جانان نام دارم آن غیبت دانست که این فرزند نیست  
 و وعده که در باب هدایت نجات او مادران کرده بود و بیان کرد و گفت مرا به پیر  
 برای خاتم پیاموز جواب داد که به کاشی رفته در اینجا و کورت گیمیم شویم و پناه  
 این سخن روانه کاشی گردید و انا اجیر را آباد نمود و بعد از آن پسرش بر تخت نشست  
 و پس از مردنش فرزند او که مسعی به انندی بود بر کشتی تعمیر کرد و بعد از او راجه سومیر  
 گردید و فرزندش بر تعمیر ارج عرف پتھورا و ر سحیت بکرم متولد شد چون بج  
 بلوغ رسید و لیعهد گردید و خواست که قلعه بر قلعه کوه ناگهوار بنا کند و عمارت آغاز کرد  
 اما آنچه در تمام روز تیار شدی بشب بفتتا دس مدتی همین ماجرا ماند آخر الامر بر تعمیر  
 خواب دید که شخصی میگوید که برین کوه قلعه تیار کن بلکه بر پتیل تیار کن لهذا بجای  
 مذکور قلعه تعمیر شد بعد از آنکه پال قوم راجپوت راجه دلی گردید و در سسب  
 بکرم پتھورا سمت یدری ناسته رفت و از اینجا والد خود یعنی راجه سومیر را همراه خود  
 آورد و تحت دلی با و سپرده بسوس پشاور برای جنگ با قوم رودیله رفت و پشاور  
 بصولا بهیم دالی گجرات قوم سولنگی بر دلی از پشاور دلی با افواج حمله نموده بعد جنگ  
 عظیم سومیر را کشت و روانه گجرات گردید چون پتھورا آمد بر تخت نشست و قتی  
 میر حسن برادر شهاب الدین باغی شده ملک بر تعمیر ارج آمد شهاب الدین پتھورا  
 نوشت که اگر برادرم را از ملک خود براندی مرجع تفضل بیکران و تقاضای پامان  
 شدی و الامرا به سلطنت خود رسیده بدان راجه جواب داد که هر که به پناه خود آید  
 با من او تن در ندان و از پیش برانیدن شعار راجگان ذوی الاقدار نیست چون  
 اراده خود با من انی طرف می نگارند چه مجال شناسست که در سرحد ما گامی نیندازد

طائرے ہم قصد انجانب نماید پرش بسوزد از خوف من آسمان و زمین لرزست  
 بادشاه ازین جواب هیبت ناک در جوش آمده حمله آورد و دید و رسمیت ۱۳۰۰  
 بکرم از فوج بادشاه و راجه بقصده پیکانیر که از ناگور بفاصله سی میل ست جنگ  
 و جدال واقع شد آخر الامر بادشاه مقتدر گردید بعد پیروز و فوجی همراه ساخته  
 بادشاه را بنقزین فرستاد و بار دیگر در سمیت ۱۳۱۰ اسبکرم در مقام پانی پت از بادشاه  
 و راجه پر تھیراج نوبت محاربه رسید و رانچا جم شاه پایز بغیر شد و بعد شی فوج رو  
 بادشاه هشت هزار راهوار بطور جزیه داده ربائی یافت بار دیگر بمقام پیکانیر  
 اتفاق محاربه افتاد باز لشکر سلطانی بر میت یافت و بادشاه دشگیر گردید باز  
 بعد دادن همانقدر مرکب مطلق العنان گشت قصه کوتاه همچنین تا هفت بار بادشاه  
 بقید درآمد و بار هفتین تا هشتاد ماه مقتدر بود بار هشتم بادشاه فحیاب شد و پتورا  
 زنده گرفتار و سلطان راجه را کور کنانید چند راسه با دزدان که مقرب پر تھیراج  
 بود چون خبر این واقعه شنیدند نزدیک بادشاه آمد و سبار کیا دفعه داده از هر سخنا  
 رانہ گفت که راجه و تیر اندازی کمالی دارد که بر نشانه بی شست از پس پرده نیز  
 و تیر طمانی کند بادشاه ازین سخن متعجب شد نیزه قلم برد و داد و گفت که تیر بزین چون  
 مکرر گفت راجه بار شاه را نشانه کرد و چنان زد که خدنگ در حلق بادشاه خلید و او  
 جان بحق سپردن بعد راجه ہم و چند راسی خود را خردشتند تا اینجا احوال راجگان اجمیر  
 نقل قطب الدین بختیار او شیخ در کتاب دیل العارضین نگاشته اند کہ درتی بخت  
 خواجہ بودم مگر حضرت گاہی بر کسی اعتراض فرمودند و روزی طرث گذشت و شیخ  
 علی مرید حضرت ہم ہم کتاب بودند کہ شخضه دامن شیخ گرفت و گفت کہ انچه از من ام  
 گرفته مرا بدہ بلا حظہ این کتہ کتہ حضرت فرمودند برای چندی مہلت دہ این  
 وام تو او را خاہد کرد و الا او از قبول این معنی سر باز زدہ رہ چہ بطف و داشتی او را می بینم

او یک هم نمی شنید حضرت خواجہ بر و مبارک از دوش اقدس بر زمین افکند و فرمودند  
 که هر قدر ز زکریا که در این کس باقیست از نیر بر دیگر جوین او نیز بر دست انداخت  
 خواست که از حق زیاد بگیرد دستش همچو بنیم خشک گردید و او بلا آغاز کرد  
 و گفت که و ام را معاف نمودم از خطایم در گذر کرد و آید حضرت دعا فرمودند و دستش  
 بحالت اصله گرایید فی الحال بر قدم افتاد و داخل سلسله خدام عالی گشت و در میان  
 کتاب نوشته است که روزی نزدیک خواجہ رحمتہ اللہ علیہ شریف آمد و گفت که آری  
 مشتاق خدمت بابرکت بودم آنچہ خدمت و الممت که امر در از شرف قدوس والا شریف  
 شدم و فکر این میکردم خواجہ سومی او ملاحظہ نموده تبسم میفرمودند بعد از آنکه  
 شد که آنچه در دل داری بعل آرو و صده و فاکن چون آنکس این کلام گوشتش کرد و زو  
 بر حسب افتاد و امان طلبیدہ عرض کرد که حضرت بر تمام باجرا واقف اند من مخفی  
 بقیه و من بعد کار و از بر خود بر آورده پیش حضرت بنگیند فرمودند افشا با بار  
 کسے ممکن که این بشود بهتر نیست آنکس گریان شده بر قدم افتاد و گفت که ای من  
 گناہی عظیم خدا و رشید بجز اسی آن سرور آتم که قتل نموده شوم فرمودند که این طریقہ  
 مانیت هر که ببادی نماید در عوض این با و نیکی کنی این فرمودند و از قدم فیض از دم  
 شدش را برداشتند و در حق او دعای نیک فرمودند و او خدمت حضرت اختیار نمود  
 چنانچہ از برکت خدمت چهل پنج حج بیت اللہ و زیارت روضہ نبی صلا اللہ علیہ وسلم  
 او را حاصل گشت و بجا بخار در قرب و چو از دفن گردید و در همان کتاب نوشته است  
 که کافر می که چہ مبارک بیدری مسلمان گردیدی آنچہ علی ذک و حضرت فرید الدین  
 گنج شکر از خواجہ قطب الدین بختیار اوشی روایت میکنند که خواجہ در باب اہل سلوک  
 فرمودہ اند کہ ملائے دوست را رخصائے دوست بدانند و فرمودند کہ ملائی دوست  
 رحمت اوست بنابر این روزیکہ دوست نزول بلا بر من میفرماید می دانم کہ از نعمت

عظیم محمد دم اندم روزی بخت پیر دستگیر حاضر یوم شیخ بران الدین رنجبه و طاهر  
 و بصورت شکین آندخ حفظه خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ فرمودند که مولیٰ چه می  
 گفتند که مسایه ام دیوار خود را چنان بلند کرده که بپایه دگی ما از آن میگرد و حضرت  
 فرمودند که چون او بر دیوار رسید و در بین نمی افتد و اگر در نش نمی شکند بعد این شیخ  
 بران الدین ما از آن خود گفتند و بهر روز راه بودند و رسید که مسایه از دیوار افتاد  
 و اگر در نش شکست با آن خواجہ ارشاد فرمودند که بروی من و مولانا پیر الدین و تان  
 تمیبه الدین تا گوری و پناه ایشان خاص دیگر بهر در حضرت پیر و مرشد حاضر بودیم فرمودند  
 که انسان را باید چون بجلای برود و با یکدیگر دایره ها بنمایند و بهر حال شایسته باشد که  
 چنانچه روزی حضرت رسالت پناه علی الدین علیه و سلم مع تنی چند از اصحاب نمی آمدیم  
 نشسته بودند و درین اثنا کسی برای تقدیم سی حقه رضی اللہ علیہ و سلم آمد و شخصی در راه  
 سپاس جایافت و نشست و دیگر در پس هر کسان و آن سوم جای بلند نیافت و باز رفت  
 حضرت جبرئیل علیه السلام بخدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم آمدند و گفتند که  
 او قتالی جل شانه فرموده است که تا که بسپاس جواب به صفت آخرت است از او مرگ نیاید  
 کما بالنش بنشینم فردای قیامت او را رسوا نموده و او را کوه و این رقت گویند  
 رحمت مایوس گردید و هر سال چون حاجیان از کعبه شریف آمدند می گفتند  
 که حضرت خواجہ عثمان بارونی راضی اللہ عنہ بطواف خانه کعبه دیده ایم و ظاهر او نیاید  
 و در تخیله می نشستند و این هم به پای تحقیق رسیده که هر شب حضرت زیارت خانه کعبه  
 تشریف بر وندی و قبل از نماز فجر باز آمدندی از حضرت پیر دستگیر خواجہ عثمان بارونی  
 رضی اللہ عنہ نقل مینماید که حضرت خواجہ یوسف چشتی چنان کند زمین بودند که قرآن شریف  
 حفظ نمیکرد و روزی در عالم رویا پیر خود را دیدند که میفرمایند که چرا رنجبه را میگویند  
 که کلام اللہ حفظ نمیشود و ارشاد شد هر روز صد بار سوره اخلاص خواند و با شوق و تکیه



از خواب بیدار گشتند بر تلقین پیر خود عمل کروند در اندک مدت قوت حافظ چنان ترقی  
 کرد که بزودے هر چه تمامتر کلام اللہ شریف حفظ کردید و بقوت حافظ هر روز پنج  
 ختم کردند و روزے پرسیدم که قرآن مقدس را در لشکر و سفر در یا و جای خوف  
 با خود داشتن درست است یا نه فرمودند در ابتدای اسلام کلام خدا را همراه  
 نمیداشتند که شاید بدست کفار نیفتد و آن وقتیکه اسلام ترقی یافت همراه میدادند  
 و در فضیلت قرآن شریف فرمودند که پس از وفات سلطان محمود غزنوی کسی او را  
 بخواب دید و پرسید که او تعالی با تو چه ساخت جواب داد که شبے در ایام سلطنت  
 در خوابگاه من کلام اللہ نمانده بود و چون بختن رفتم خیال کردم که در اینجا قرآن شریف  
 داشته است چنان خیم یا کلام مجید را در مکان دیگر بفرستم اینهم دور از ادب و انته  
 خود در نمایا دیگر رفتم بختنم حق سبحانه و تعالی جل شانہ به سبب تعظیم کلام مقدس  
 گناهام به بخشید حضرت خواب عثمان اارونی میفرمودند هر که تلاوت قرآن مجید می نماید بران  
 اعتقاد میدارد و چشمانش مدام روشن خواهند بود و شبی یا نقصان پدیده او را  
 نخواهد یافت بزرگی مشران شریف بر سندی پیش خود نمانده نشسته بود و شنبک حشمتش  
 درو میکرد آمد و گفت که در چشم من آزار لیت هر چند علاج کردم مفید نگر دید حالا  
 بخدمت حضرت حاضر شده ام خدا را عاف نماید اوشان رو بقبله نشسته بودند  
 بعد و کلام اللہ پیش چشمش در آوردند فوراً آنرا دید و ارفع گردید و فرمودند  
 که در جامع الحکایات نوشته دیدم که شخصی روزگار خود را در فسق و فجور بسر برده بود  
 چون بر کسی او را بخواب دید که بکلم او تعالی در بهشت میرود و موجب استفسار کرد  
 جواب داد اگر چه در تمام عمر خویش کاری نیکو نکردم مگر عادت داشتم که تعظیم کنم مجید  
 بسیار مینوادم هر کجا میدیدم به نکر می استادم و بر سر می نهادم و کسیکه علما را بسبب  
 صفت حق میند او تعالی مثل او فرشته پیدایم نماید که تا قیامت در تسبیح و تهلیل

مشغول خواهد بود و بر وز بعث و نشر از تاد و مطلق بشقامت تمام گناه او را عفو خواهد گناید و هر که با علمای و نیدار دوستی میسر در ثواب عبادت هزار ساله و مقام جلیین بیاید در تقاوی خلیفه می از حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و آله و سلم روایت است که هر که بنظر اراوت و اعتقاد بسوی علما بنید یا تا هفت روز بصحبت شان ماند باری تمام عصیان او را مباح نموده ثواب عبادت هفت هزار ساله در نامه اعمالش منقح میکند باز فرمودند که شخصی از علما نفرت پیدا داشت و چون عالمی را دیدی را و بگریز او بگریز چون بر درویش بقبله کردند الا سمت دیگر گردید هر چند که فکر ساقطند مفید نشد حیران ماندند بالاخر با تفت آواز داد که پراشتما محنت بینا کرده میکنید این شخص قدر علما و شایسته شکر دوازده اوستان که است و نفرت میداشت و هر که از آنها نفرت میدارد از آن طرف میکردانیم و روز قیامت آنرا بصورتی دیگر خواهیم برداشت و در دوزخ خواهیم انداخت و باید که جانب کعبه بنظر اراوت نگاه کند که یکبار اگر با اعتقاد طرف کعبه بنگرد ثواب عبادت هزار ساله و هزار حج در نامه اعمالش منقح میشود و هزار حوران در بهشت بر او معین میسازند و جانب چهره پیر خود نگریستن بهم ثواب عظیم است و معرفت الهیه حضرت خواجہ عثمان فاروقی رضی الله عنه را تمام فرموده اند که هر که یک روز بهم بادب و عقیدت خدمت پیر کند در بهشت خدای جلشانه هزار خانه بخشند و در هر خانه صد حور خواهند بود و روز قیامت بغیر حساب در جنت خواهد رفت و ثواب عبادت هزار سال خواهد یافت و هر یک را لازم است که سخن پیر را بگوش جان بشنود و خصوصاً در باب روزه و نماز و غیره قائلانند همیشه بخدمت پیر حاضر باشد و اگر پیوسته نتواند گاه گاهی قدم بسوس شود و چنانچه نرابدی بود بسیار متقی و پیر نیز گار که یک روزش رفتی گفتی که خدای مقدس قرآن مجید فرموده که من انسان را برای طاعت آفریده ام نه برای آرام و راحت پس باید که کاری دیگر نکینم چون جان بحق سپرد شخص او را بچوب دید استفسار کرد که پیش

آمد جواب داد که باری تعالی عصیانم بخشید گفت بچه عمل گفت که بسبب خدمت پیرو خود  
 من بعد خواجہ عثمان مارونی رضی اللہ عنہ چشم ترفرمودند که روز قیامت تمام شاگردان  
 و اولیایا گیم و دلق پوشیده خواهند برخواست و دلق از یک کله جوهری خواهد بود چون  
 از حساب فارغ خواهند گشت و مشرف بشرف بخشش از حم الراحمین آندم میران  
 و اولاد و والدین خود را بر اہل خویشین از پل صراط کہ راہ ہزار ہا سال است  
 بہر کدم گذرانیدہ در بہشت خواهند رسانید این کلام تا اینجا رسیدہ بود کہ شیخ  
 شہاب الدین چشتی و شیخ محمد اصفہانی و چند دیگر در ویش تشریف آوردند حضرت  
 خواجہ فرمودن آغاز نمودند کہ بیچ شے در دنیا نیست کہ در قدرت قادر مطلق  
 نمایان نبود و بارے حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام را در ملاقات  
 اصحاب کف کہ مراد از اولیاء است پیغمبر زمان گذشتہ است فرمودند و جناب  
 کبریای اتہی عرض کردند حکایت کہ ملاقات شہابین فرقی اینجا نخواہد شد مگر آنکہ گذرد  
 و باز رجعت شود و در دین شما آوردہ شوند حضرت فرمودند پروردگار از کم وقت  
 تو امیدوارم تا بایشان ملاقات کنم ارشاد شد کہ ہذا اصحاب مبارکہ یک یک گوشہ  
 گنجی گرفتہ ہوا سنپارنہ پس ہرچنان بھل آمد و ہوا اصحاب را بسر غار رسانید  
 ایشان سلام ملیک گفتند اصحاب کف جواب سلام دادند من بعد صحابی رضی اللہ  
 عنہم کہ ملت سراپا پکت آنحضرت صلعم نمودند اصحاب کف دین احمدی را اقبال  
 و رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و ہدایت حق تعالی جل جلالہ و ایسا را  
 اقرار و حذر تشریف آوردن اصحاب با جمال ساختند بعد این کلام خواجہ فرمودند  
 کہ پیغمبر از قدرتش بیرون نیست و انسانا باید کہ از حکم او تعالی منحرف نباشد  
 باز گریان شدہ فہمودند کہ روز سہ ہفتم حضرت خواجہ عثمان مارونی رضی  
 عنہ حاضر بودم و چند درویش دیگر ہم بیکہ نشستہ بودند شش ضعیف آمد و سلام

حضرت بی تعلیم او کرده برابر خود جا دادند و او بنشست حضرت استفسار حالش کرد و گفت که از سی و پنج سال پیرم گم شده و هنوز خبرش نیافتم و در جدایش بایستای رسیده و از همه تدابیر عاجز شده خدمت عالی حاضر گشتم جناب والا برآ وصال با فرزندم و عاقر بایست حضرت چون این سخن گوش فرمودند تا دیر غور و تامل فرموده با حضار مجلس ارشاد کردند که شما دعا کنید تا پدرش دست یاب شود حسیب الایمان همه دست بدعا شدند هنوز دعا ختم نگردیده بود که کار آن مرد ضعیف بانجام رسید یعنی حضرت از فرمودند که بر خانه خود رفته با پدر خود ملاقاته شوا و رخصت گردید و در راه مرده آمد پدر خود شنید و چون بر مکان رسید بهار تش که هیچ حضرت یعقوب علیه السلام از کار بازمانده بود و از وصال پوئسف گم گشته اش روشتن یافت و فی الحال با پدر خود خدمت حضرت خواجه عثمان فارونی رنی الله عنه حاضر گشت حضرت از آن طفل پرسیدند که کجا بودی گفت که در غلغان دریای بقیه دیوان افتاده بودم آن روز بزرگی همشکل حضرت در آنجا رفتند و بدست خاص نجر اکتاد مرا بچشم بن کردند و به پای خود پای نهادن رافه فرمودند چون چشم بند کردم خود را بر ساحل دریایا فتم آن مرد تا اینجا گفته بود که حضرت خواجه عثمان فارونی اگشت بر لب نهادند او خاموش شده بر قدم اسطی افتاد و خواجه باز فرمودند که از ایشان قدرت حق پوشیده نیست و از روایت کعب در بیان توله حضرت رسول مقبول الصلوة والسلام منقول است که خدا تعالی فرشته نهایت جمیل و حسین جابیل نام آفریده که دوام کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله را در زبان سیدار و دوار و دست سست سیکه جانب مشرق و دیگر سمت مغرب و شب و روز در اختیار او است چون روشن می کند روز میشود و چون تاریکی سیکت شب و اگر سیکه میکشاید سیکه می کشند و دیگر نمایا بود و در لوح پیش او نموده و از روشتن

سفید بر و چرخه رقم شده چون او در می افزاید شب می کاهد و چون کم می آید شب  
می افزاید بنابراین روز شب پیوسته کم و زیاد می باشد بعد از این خوانده آید به  
شده فرمودند که این چنین حالات را بهر خدا دوست کے مفید اند و همچنین  
فرشته ایست او دوست دارد و یکی بر زمین و دیگر بر آسمان در قبضه اول است  
و در اختیار ثانی هو ازین هر دو اگر کدامی از اعتدال زیاده شود تمام عالم یا بعضی  
یا غرق گردد و کوه قاف نزد رب المعبود بزرگترین کوههاست و جمله اشیا  
و نبات و حیوان موجود است و در قرآن مجید خبرش داده شد بر و فرشته قوتایی  
است تسبیحش کل طیبه لا اله الا الله محمد الرسول الله است و قتیکه رحیم حقیقی آرام  
و آسایش رعایای خود هر قوتایی را بر آسایش کشادن دست می فرماید و اگر آن قهار را  
اعتنا بد نظر می باشد به بند کردن دست ارشاد میکند آدم تمام دریا و چشمها خشک  
میشوند آب بسیار کم در دنیا می ماند گویا دستهایش نیستند بلکه رگهای زمین اند  
که چون دستهای کشاید رگهای زمین کشاده میشوند و چون بند میکنند بند می گردند

و بعضی کلمات فرموده حضرت پیر و مشرغ خواب از کتاب اخبار الاخیار و موشل الارواح

دل عاشق آتش است آنچه در وقت سوز و آتشی از تیر تر نیست و حالش مانند  
انهار و جویهاست که تا در دریای نمی آمیزند تا نمینایند همچنان دل عاشق است  
که تا باصل خود اصل نمیشود آه و ناله می آید و پس از وصل آوازهای هم  
بر نمی آید و درین دنیا دوست خدا چنان مستغرق در یای وحدت می باشد  
که اگر خطی هم از او حق غافل شوند هماندم فنا گردند و دوست اثر میگویند که باوصاف  
سه گانه موصوف باشد که در این سه اوصاف باشند اول سخاوت مثل دریا دوم مهر  
همچون مهر خورشید و تواضع مانند زمین و صحبت نیک بهتر است از کار نیک و صحبت بد بدتر

از کار به و تو به سرید آن زمان مستحکم خواهد بود که تاسی دو دو سال گناهی بر نامه اعمال  
 او ثبت نباشد و فرمودند که هر شدم ارشاد نمودند آنکه انسان مستحق نقیض شود  
 اگر علاقه بدین ندارد و کمال مرتبه عارف آن دم است که از عرش تا تحت الثری در میان  
 و او انگشت تپا به غولیش معاند کند و ای طالبان از گناه و عصیان شمارا بقدر  
 ای انخواهد رسید چنانکه از خوار و بمقدار داشتن برادر مومنین و مسلمین و علماء  
 معرفت حق نفوذ از غلالت و سلوک دائمی و خاموشی لازمی و در غافرت ایست  
 که در میان او شان دحق جل جلاله پروانه ماند و چپا ریز گوهر نفس است اول  
 و رویش که مثل تو آنگاه ایست ثنائی که رنگی که چون آسودگیست تا کث غم و اطم که مانده  
 نور نیست آنگاه اگر کسی با او بدی نماید در عوض او نیکی کند شعله بدی را بدی  
 سهل باشد بنامه اگر مردی احسن الی من آساید و وقتیکه طالب بودم طواف کعبه  
 می نمودم اکنون که واصل بقی شدم کعبه طواف من مینماید و باید که از انجا بشنید کرد  
 و طواف شیع و عات و دوسنی نور ز و وقتیکه حضرت آدم علیه السلام از بهشت  
 رانده شدند چنان گریه و زاری آنرا زیدند که تمام اشیا نوح و قریا و گرفتار چیز زیدند  
 نه است جل جلاله از آنرا استفسار بپرس فرمود جواب دادند که بر عاصیان او تعالی  
 عزا سیم گریتم پیوست حق تعالی و تقدس ارشاد نمود که بعزت و اجلال خود ترا عرض  
 تمام چیز را فرمودم و آدم را حکومت ساختم و در ریاضین نوشته که روزی جناب سالت  
 پناه علیه الصلوٰه و السلام بر جماعتی گذاشتند که خنده و ندان نمایم و در حضرت فرمود  
 السلام علیک او شان بتفخیم متاوه جواب سلام دادند و دست میبوس شدند حضرت  
 فرمودند انگو رنجات یافتیم جواب دادند فریاد ارشاد شد که مگر از حساب قیامت  
 رفتی و زنج قانع گفتند گفتند نه مان گردید که شاید از شرف بشارت جنت و  
 امن بعد از آسمی مشرف گردیدید از آن هم انکار کردند فرموده شد که از کدام خوشی

چندان سے خندید آغا جو آپ ندو ندگاشته است کہ از آنروز کسے آثار را بانی  
خندان نرید و در اسرار الالیا نگاریدہ است کہ روزی حضرت خاتون پاکدامن  
را بعد بصری و شیخ حسن بصری و مالک و نثار و شقیق یعنی باہم نشستہ بودند و سخن در باب  
صدق پیش مولی روان شد ہر کس حسب حوصلہ خویش سخن بیان کرد و چون نوبت  
حضرت را بعد بصری رسید فرمودند کہ در حقیقت عاشق صادق صادق ہا نیست کہ بہرچند  
در دوا و اذات گالیف بشاتمہ باچہ رسد آن ہمہ را ہیچ بفضیہ و بمشادہ جمال دوست  
مستغرق باشد و روزی صاحب حالی بر قبری نشستہ بود و اہل تربت بعد از گریہ  
و نالہ و آہ میفرمود و بزرگی صاحب دل و یکہ پروگشت و فریاد مرده و دلش چنان  
اش ساخت کہ فوراً جان بحق داد و بعد بخلاف آب گشتہ روان شد و اس سہر زبان آواز  
حال مردگان معذب آگاہ گردید غالب کہ ہچونک آب شود

و کہ بعض خوارق عادات و کرامات حضرت خواجہ حسین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ  
و حق حضرت خواجہ بشمولی نشستہ بودند و فریدی آمد و بیان کرد کہ بادشاہ اینجام را بقصو راجع الیہ  
مینکند حضرت استفسار کردند کہ بادشاہ کجاست گفت براسی سیر بیرون شہر قمہ است  
فرمودند کہ برو با من و امان بیان زیر کہ شاہ از اسب افتاد و بہر و چون از انجا بیرون  
آمد خبر فوت شدن بادشاہ ہمچو آنکس رسید و شاہ این بہمانہ رفت و حضرت قطب الدین  
بختیار اوشی میگویند کہ تا بہست سال بعد از حضرت بیوم الاکابہ حضرت را سہ ہجری  
موت و تندرستی خورشید منور دیدم بل بار ہاشتمیہ میفرمودند کہ خدا یا در و وصیت  
ہ اعنایت فرما گفتم کہ اینچہ دعاست ارشاد گردید کہ افرحکم الراحین آفرینندہ آمان  
فرستہ چون اہل اسلام را در وادایہ امر مت میفرماید علامت و رستی ایمان اوست  
و آنکس از معاصی چنان پاک میگردد کہ گویا امروز از شکم مادر خود زائیدہ حضرت قطب الدین  
بختیار اوشی قدس سرہ میفرمایند کہ روزی بندہ و شیخ اود الدین کربانی شیخ شہاب الدین

بختیار اوشی

ہر روز ہی ہندست حضرت پروردگار حاضر بودیم شمس الدین القش تیر و کمان گرفت  
 از ان سمت برآید چون حضرت اورا دید فرمودند کہ این طفل بادشاہ و ہلی خواہد گشت  
 و با آن زمان پیش آمد روز سہ قدرت در جماعتی نشستہ بودند و در باب فقر و سلوک  
 ذکر میفرمودند ناگاہ سمت راست نظر فرمودہ باتناوند نشستند و ہمچنین چند بار اتفاقاً  
 افتاد و حضار مجلس حیران اندزد الا کہ یار اسی پر سیدان داشت چون طفل بر نشست  
 حضرت قطب الدین از نو اچہ رحمۃ اللہ علیہ استفسار نمودند کہ این نشست و بر نشست  
 از چه بود فرمودند کہ آن جانب تربیت مقدس حضرت پیر و شگیر خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ  
 بود چون آن جانب نظر مے افتاد و مرقعہ نام بہ نظر مے آمد و بے اختیار می ستادم  
 و حضرت خواجہ بلبش گاہ بے غمی گفتند و وہو ناقص نے شد الا بجا جہتہ بے غمی نشست  
 و چون از مراقبہ چشم سیکشاوند اگر اول بر فاسق نظری افتاد او توبہ و استغفار نہایت  
 و اگر بر کافر اسلاش نصیب میگردد از حضرت قطب الدین بختیاراوشی نقل است  
 کہ روزی حضرت خواجہ را یہ فرمودند کہ آئین تاسعین الدین مریدان و فرزندان خود را  
 بانہ یشتن گزار و در بشت نہایت التماس کردم کہ از فرزندان کدام کہ وہ مرا و است  
 ارشاد شد کہ خدای ما و مریدان شان کہ او شانرا امید نجات است و حضرت خود میفرمایند  
 کہ روزی بطواف کعبہ مشغول بودم ہاتھ غیبی و از داد کہ اسی حسین الدین حق تعالی  
 میفرمایند کہ از تو خوش شدم و از این مژدہ بسیار شدم و گفتم چون مرا  
 بخشیدی مین عنایت و مہر بانیست اما عجبی و یکہ ہم دارم اگر بپایہ قبول رسد  
 حکم شد بطلب گفتم عاجز نواز مریدان و ارادت مندہم را نیز بخش یافت گفت کہ  
 او شانرا نیز بخشیم خاطر جمع دار و آنحضرت را کلام اللہ ذوب حفظ بود ہر روز ہم  
 میفرمودند و بہر شتم سر و ش غیب آواز میداد کہ اسی حسین الدین ختم توبہ با بارگاہ کعبہ  
 کرد و روزی خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ اچہ رحمۃ اللہ علیہ را یہی خبر دادند



میفرمودند هر که خرقه در ویشی پوشید کار در ویشان بکند و آن برداشت رنج و مصیبت  
و فقر و فاقه است و چون محبت غیاث و فقر ابا در ویش زبده شود باید دانست که  
او کامل گردید من بعد فرمودند خدا یا معین الدین را قبول کن و یکی از مهربان با گناه  
خود ساز قی الفور را گفت غیب آواز داد که تمام معین الدین در ذیل محبوبان خود نوشته  
و او را سرگروه مشائخان گردانیدیم میگویند هر که سه روز بهم از صدق ارادت حاضر  
خدمت میشد و بابرکت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ و اٰلہ اللہ و صاحب کشف و  
کرامات میگردد و بدستقول مست که در بغداد شریف هفت تن از قوم ترسانانیت در آنجا  
بودند تا شش ماه پیش از منی خوردند و بعد عمر مذکور از یک لقمه کافطار میخوردند  
و هزاران مردم مقتدرشان بودند و در هر بطور امتحان یا معارضه بخدمت حضرت  
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر شدند نظر کیمیا اثر افتاد و همان بود و در زبده بر قدم افتاد  
شان همان حضرت فرمودند ای مشرکان بآنکه قدرت او تعالی سے بنید آتش را که  
مخلوق اوست می پرستید جواب دادند از آتش سے ترسیم که روز قیامت در جمع  
عام بیغیرتم نثار و ما بالسنور اند فرمودند که این مراد شما از عبادت حق تعالی  
حاصل خواهد شد نه از عبادت آتش بنمایان گفتند که شما خدا پرستید اگر آتش شمارا  
سنور اند ایمان بیاریم و اسلام پذیریم فرمودند که مارا چه بلکه پاپوش مرا  
تیز آتش نتواند سوختن و فوراً پاپوش کرم در آتش افکند و دعا فرمودند  
خدا یا عزت و حرمت بدست است چنان نشود که پاپوشم بسوزد و این بیدنیان بگرفتند  
همان دم آتش سرگروه و داعی هم بیاپوش شد قدس تر سید چون کفار این کرامت  
دیدند فی الفور ایمان آوردند و یہ اکرام اسلام مکرم شدند باری خواجہ در شهر  
گذاشت که در ساکنانش از مسلمانان تاوان میگرفتند چون کافر می دید با هم چنان  
خود بیان نمود که اینجا چند مسلمان آمده اند از قیام ایشان آب و هوا سے این شهر

خواب خواہر دید بجز و اصنافے این کلام جملہ گفتار مسلح گشته بار آورده دیگر جمع آمدند  
 اما بغور نگاه گفتن گرفتند کہ مایان تابعدار حضرتیم بخدا کریم بر ما باشد و مسلمان شده  
 ایمان می آریم حضرت پیر و مرشد ہمد را یک قلم کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت تلمیقین فرمودند  
 و ہمین قدم بپشت لزوم آن کفرستان بالکل اسلامستان گردید چون حضرت  
 متوجہ اجیر گشتند براہ لاہور بہرہی رسیدند چون از دھام و هجوم خلایق زیادہ شد  
 از آنجا عنان غایت سمت اجیر گردانیدند آن زمان در آن نواحی فی الجملہ اسلام  
 رونق پذیر بود قطب الدین سید حسین را بر خدمت دار و خلایق اجیر مقرر فرمودند ایشان  
 قربت قدم ہاقدس حضرت خواجہ را عنایت نصیدہ از خدمت بابرکت فیضیایک گرفتند  
 و قبل تشریف بردن ایشان اکثر کسان مسلمان شدہ بودند و کسانیکہ اسلام  
 سے پذیرفتند بطور جسمانیہ و نذرانہ علی قدر مراتب پیش میندودند چنانچہ اکنون ہم  
 این رسم جاریست کہ پیش سببہ نشین حضرت چیری بطریق نذرانہ می نهند  
 در عہد شمس الدین التمش خواجہ دوبارہ رونق افروز و ملی گشتند تا کہ موضع  
 ماندن بنام فرزند خویش شیخ فخر الدین معانی کنانہ خیال باید ساخت کہ سلطان  
 شمس الدین التمش مدید حضرت قطب الدین بختیار اوشی بود اگر خادم خواجہ ہم  
 میرفتی سلطان مدوح حکم اجیر درست کردہ از سال خدمت کردی اما اکثر اولیائی  
 خلوت و شہوت را قبول نفرمودہ اند چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم باہود  
 چندین شہت و ابدال اشیا، مطلوب را خود از بازار خریدہ سے آوردند انشاء  
 این فرقہ عابزی و راستی و دیانت را شعار خود میدارند و چون حاجتی با کسی میباشد  
 آنرا از وہنہان میبارند چرا کہ چیری از یارستانی پنهان نمی ماند پس چون بخلایق  
 ظاہرست از حقوق پوشیدن چه حاصل لہذا خواجہ نیز برای رہنمائی مریدان خوشنیت  
 تشریف آوردند و ہمچنین رونق افروزی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از کثر تلمذ

بدین منوره نه از خوف کفار بود بلکه چند فوائد دارین همچو هدایت خلق الله و شرف زمین  
 مدینه منوره و غفلت قوم نصارا و امتحان <sup>چند</sup> نشان و اجتناب رکیکمان و عذاب صنادید  
 آنجا و علی هذا القیاس و از مناقبات خواجه است و تفتیکه ایشان در امیر تقیم  
 بودند شخصی کاشکار آمده عرض نمود که گشت من حاکم اینجا ضبط کرده میگوید که تا فرمان  
 بادشاهی نه آورنی از ما حاصل اراضی خرمهره نیابی لهذا ما و حضرت میخواستیم که آنچه  
 امسال نجات یابم زیرا که وسیله کز و زی جز این ندارم فرمودند که بعد این حاکم چه خواهی  
 کرد گفت آنچه حکم شود فرمودند که اگر فرمان استمراری و ستیاب شود تکالیف دائمی اند قاع  
 پذیرد گفت اگر جناب بحضرت قطب الدین نامه سفارش ارقام من بایند البته فرمان  
 استمراری یا میعاد میسر گردد حضرت بعد غور و تأمل فرمودند اگر چه از سفارش  
 کار تو بر آمدن آسان است الا اول تعالی و تقدس مرا تعین برای کارت فرمود لهذا بیاید  
 همراه من بشود هماندم خواجه عازم دیلی گشتند و قبل ازین چون حضرت میرفتند حضرت  
 قطب الدین را مطلع میفرمودند و بتاریخ معهود بادشاه و حضرت قطب الدین برای پیشوائی  
 بیرون شهر تشریف می آوردند مگر این بار اطلاع نفرمودند اتفاقاً شخصی بخواجه ملاقی  
 گردید و او دیده بحضرت قطب الدین اطلاع داد ایشان متعجب و متحیر ماندند الا فوراً  
 نزد بادشاه رفته حال شنیده بیان فرمودند و خود به پیشوائی تشریف بردند و بادشاه  
 نیز بعد تیاری مع افواج و جلوس شاهی با استقبال آمد خواجه قطب الدین رحمه الله  
 علیه را بار یافت سبب تشریف آوری بی اطلاع نهایت اضطراب بود مگر از هجوم  
 کسان موقع یافته نشد بعد رخصت بادشاه و دیگر کسان حضرت قطب الدین عرض  
 نمودند که اگر گاه به رونق افروز این دیار میگشتند بابت دکان بشرف اطلاع  
 مشرف میشدیم الا امسال چه و جهش و ازین مکر کمال انتشار داریم لهذا ترکه حبش  
 بیان فرموده آید خواجه فرمودند که برای مرا و این کس و حالش از سر ایار نشاء فرمودند

حضرت قطب الدین زیاده تر حیران مانند و گفتند یا حضرت اگر خدا می ارزد  
 اقدس سلطان گفته ممکن بود که این کس بر او خود رسیدی چه جای آنکه حضرت  
 پیروم شد خود بدولت تشریف ارزانی فرمودند حضرت فرمودند درست است  
 الا هر اهل اسلام در زمان دولت و غربت گویند قربت از رحمت حق میدارد و چنینکه این شخص  
 نزد ما بسیار محزون بود چون مراقب شدم و بحضرت باریتعالی عرض نمودم حکم شد  
 که شریک ریج او شدن عین بندگی و عبادت است پس بطمع کمال خود تا اینجا آمدم و  
 بر هر قدم که این شخص خوش میشد مثله آن بمن چند ان عنایت میگردد دید که تشریب  
 عبادت آنجا برایش نتواند شد اگر سفارش کرده کارش بر آمدی نگرفتم و گفتم  
 بجز در اصنافی این کلام فیض انجام حضرت قطب الدین جامع شدند و در دلیل الباعین  
 خواجده قطب الدین می نگارند که بعد از این گاهی بدین تشریف تیاورده و در همین سال  
 بجامع اجیر تشریف داشتند و بنده نیز برای قدوس رفته بود و در آن مجلس  
 جمله مریدان و اقربای حضرت حاضر بودند و ارشاد شد مرگ جبریت که دوست را  
 بادوست می آمیزد و محبت آنرا میناست که یاد یار محب از قلب باشد نه حرف  
 از لسان که ذکر زبانی اعتباری ندارد و در ذکر محبت نوشته که باریتعالی بفرماید  
 چون ذکرم بر تو غالب میگردد من بر تو عاشق میشوم فرمودند که مزارم همین جا  
 خواهد شد و انشالله سفر آخرت در پیش دارم و من بعد بشیخ میر علی سجری می رسد  
 قربانی بنویسد که من خلافت و مسند خواجده بختیار کاکلی اوشی و آدم چون منشور متب  
 گشت بنده طلبیده شدم چون آداب بجا آورده قریب تر رسیدم سبب ارشاد شد ششم  
 و حضرت بر سرم کلاه و عمامه مقدس نهاده حشره مبارک پوشانیدند و بدستم صحابه  
 هایون دادند و مصلحت آن تشریف و تعلیم عنایت فرموده ارشاد نمودند  
 که این امانت از رسول مقبول صلی الله علیه و سلم بخوانم رسیده و از او نشان

بن عنایت گردیده و منور در امانت موصوف نیاسته تر نداده و حق امانت کما حق  
 بجا آوردم حالا بشما میدهم خبر دارم حق این را خواهم بخور و چنان بکنید که روزی  
 موجب خجالت و ندامت باشد و دستم گرفته و بسوی آسمان نظر کرده بمن  
 فرمودند که ترا حواله اوتقاله واقف احوال نزدیک و دور ساختم و از دشت  
 سنوی عبور ساختم من بعد ذکر چهار گوی که پیشتر نرفته بود فرمودند خواستم که رخصت  
 شوم درین اثنا حضرت خود فرمودند که بروید و جالیکه مایه با مراد باشد بنده آداب  
 بجا آورده رخصت شدم و در مدتی رسیدم و از آن روز بنایت حضرت رجوع هرگز  
 و اعلیٰ بمن گردید و مونس الارواح نوشته که حضرت قطب الدین بعد از عنایت  
 گردیدن خرقه خلافت تابست روز در اجیر ماندند و پس ازان در و بی تشریف  
 آوردند و بعد از عرض بست یوم خبر و حشت اثر بپوش ربا جانگزا یعنی رحلت حضرت  
 خواجہ معین الحق و الدین قدس سرهم سامع خراسان گردید و واضح باد که دین مقام صفایان  
 اشجار الیچال و مونس الارواح و اخبار الانبیاء مختلف میگردید بعضی قائل تا پنج ششم  
 ماه رجب سنه شش<sup>۴۳۲</sup> قمری و سه هجری بنوی اند و بعضی قائل ماه و یکج سنه شش<sup>۴۳۲</sup> صد  
 سی و دو هجری بنوی و بدین ناقص بقول اول مرتب تصحیح است در آید و تالیفات  
 حضرت بقا عدله ابجد بدین الفاظ است آید آفتاب یک است و پس از آن که خواجہ  
 رحمۃ اللہ علیہ<sup>۴۳۲</sup> حضرت ذوالنون مصری بر پیشانی این الفاظ عی بر قوم بودند  
 حبیب المذات فی حب الله یعنی دوست خدا در حیات حق بود و عمر حضرت نو و شش سال  
 و درت قیام حضرت در اجیر چهل و نه سال است و در سنه پنجم صدی و هفت هجری حضرت  
 تولد یافتند و در سنه پنجم صد هشتاد و سه هجری در اجیر تشریف آوردند و مرار تشریف  
 اندزدن بلده اجیر است در زمانه سابق عمارت روضه مبارک از خشت بود و بعد ازان  
 بتنگ گردید و بیشتر مخدوم خواجہ حسین ناگوری آنجا عمارت بنا کنانیدند و پس ازان

دیگر ملوک و اہل حاجات تعمیر ساختند و نیز کرامات حضرت ہمام سالت چنانکہ در  
حیات بود و در ماه رجب ہر سال ہزار کسان از بلاد و مداین و دور دراز بہ  
عرس مقدس سے آئند و نگامیکہ حضرت مراحل پیمایے دار با سے گشتند اکثر اودینا  
و اکابر آن عہد بہین واقعہ دیدند کہ حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم ہمراہیان خویش میفرمایند کہ دوست خدا از دنیا می آید و من باستقبال  
او آمدم ام و بزرگے خواہم را بخواب دید و احوال پر سید ارشاد فرمودند کہ چون  
مرا زیر عرش بردند آواز آمد کہ اسی معین الدین چنان خوف چراہستی جواب دادم  
کہ از جباری و قہاری تو فرمان گشت کہ ہر کہ بتا سنج و ہم و کجہ سورۃ الفجر بخواند او را  
خوف نیاید برو جائیکہ بخوابی ہمام این ملک بقا از نعمتہای من پرست

### ذکر قبیلہ اری و عمیالاری حضرت

از کتاب بولس الارواح و اشجار الجنال بعض میگویند کہ حضرت کتھا انشدند و بعض  
قائل اند کہ کتھا انشدند الا اولاد سے ہو و گھر و اقوال پایہ صحت نرسیدہ و درست  
انیکہ حضرت متاثر ہم گشتند و اولاد نیز بود چنانچہ در کتاب انساب را الاخبار  
مصنف شیخ عبدالحق دہلوی مرحوم نوشتہ کہ حضرت د و کج نمودہ بودند اول  
با خاتون مصدق بدین نوع نکل کر دید کہ چون حضرت بار اول از اجیر بولی تشریف  
بردند از آنجا باز یا جیر رونق افروز گشتند سید وجہ الدین مشہدی عموی سید حسین  
مشہدی داروغہ اجیر صید کردہ انشدند بقایت حسین و جمیل خلیق و لائق بالغ و دام  
در فکر نسبت او بہ ایشان سے مانند ناگاہ ہشتی بخواب دیدند کہ حضرت امام جعفر علی  
عنے میفرمایند اس وجہ الدین بشارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است  
کہ عقد شرمی ہفتہ ت با خواجہ معین الدین حسن سجری بہ بندید چون سید صاحب

گفته اند تو را بخدایت خواجهد حاضر شده ما بجزای خواب عرض نمودند ارشاد شد که  
اگر چه عمرم بسیار گذشته و ضعیف شدم الا حکم حضرت بصر و چشم قبولست پس کج  
گردید و حال از دو اوج ثانی چنین که شبته خواجهد خواب دیدند که آنحضرت صلی الله علیه  
و آله وسلم میفرمایند ای معین با آنکه تو حاضری و ممد دین من هستی الا عسده ترین  
سنتی براتر که ساختی و اتقا تا جان خدای ملک خطاب حاکم میلی بر کافران حمله کردی و  
و خبری که امی را چه آن نواحی گرفتار کرده صبح آن نذر حضرت گذرانید خواجهد  
بشیریل حکم شیب قبول فرمود و نامش امته الله نهادند و از بلین خاتون امته الله و قمر  
سیدان چنانکه جمال زایدند و شوهر شان شیخ زلفه الدین بودند و قبر مقدسه حانقا  
ارباب اندازد رتبه فائز رتبه پدر بزرگوار خودست و مقبره شیخ زلفه الدین  
و رتبه از مصافات ناگوار بر کنار حوضی واقعست و سه صاحبزادگان شیخ ابو سعید  
و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین بودند بعضی میگویند که این هر سه صاحبان متین  
از خاتون امته الله اند و بعضی قائل اند که از بلین خاتون عصمت شیخ سید محمد کیسور از  
کربلا میفرستند از این قدس سره اند و میگویند که شیخ زلفه الدین متفق اند که این هر سه برادران  
فرزند خاتون عصمت اند و سید شمس الدین طاهر یک فرقه کرده ایشان میگویند  
که شیخ ابو سعید از خاتون عصمت و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین از بلین خاتون  
و از راه زاهد علم با نصاب و شیخ فخر الدین که نهایت بزرگ و صاحب مال  
و در راه زاهدان که در راه زاهدان جایگاه داشت بعد وفات خواجهد پس  
از راه زاهدان به راه زاهدان انتقال فرمودند و تربیت شریفه  
با کمال بر کنار حوضی است و شیخ حسام الدین صاحبزادگان و از مملکت طبرستان  
و به راه زاهدان است و شیخ فخر الدین فرزند زاده کاشی حمید الدین ناگوری  
و در راه زاهدان است و بعد از ولادت فرزند زاده کاشی حمید الدین ناگوری

ارشاد فرمودند که چو ایام شب بیا بود اشیا را مطلوبی بی دعا و طلب از بارگاه باری عتقا  
 شدی و حالاکه ایام پیری بر ما غلبه کرد و چیزی که میخواهیم با وجود استعدادهای میر میسایم و  
 این زعیمست بنده جواب دادیم که یا حضرت بر خیر شیرانظر و روشن است که چون حضرت  
 علیه السلام در شکم بودند حضرت مریم رضی الله عنها بی منت غیره در محراب  
 خوابیده بود و فصل میافتند چون حضرت مدوح تو که گفتند حضرت مریم رضی الله عنها  
 حسب معمول بتلاش میوه رفتند الا دنیا گفتند بل فرمان شد که یا مریم هر دو درخت  
 خرا را برای دستیابی شتره اش بجنابان حضرت این تفاوت را خیال نمائید  
 حضرت جواب داد و عاگور را پند فرمودند و شیخ حسام الدین سوخته پسر حضرت فخر الدین  
 اکثر صحبت شیخ نظام الدین بر او فی قدس سره که مزار اقدس و رقبه سائر بیست  
 مغرب از گذر اجیر و اتمست میبودند و خواجه معین الدین خور و فرزند حسام الدین  
 سوخته اند و جهت تفرقه از دنیا آنچه نامشان شتهار یافت و قبل از بعیت ریانت شتاق  
 اختیار ساختند و بیکم خواجه بحضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سره نزد خلافت  
 پوشیدند از ایشان یکی از فرزندان او کان حضرت خواهر بزرگ شیخ یازید بودند  
 که در عهد سلطان محمود غزنوی از سیاحی جهان بازگشته دعوی فرزندی میخواستند  
 پادشاه دعوی معلوم در سید اجیر رفتند زیرا که ایشان هم عالم کامل بودند و شیخ  
 احمد مجذوبی که اندک شیخ یازید از فرزندان حضرت انکار هم ساخته بودند و بعد از  
 جاحی از پادشاه برکشیدند و ندیدند که شیخ یازید از خاندان حضرت خواجه در راه بود  
 نیستند چون پادشاه تحقیق ساخت از شیخ مخدوم حسین ناگورنی و مولانا سید محمد آجیه  
 و دیگر علماء مصر و فضلاء و هر محقق گشت که شیخ یازید از فرزندان شیخ نظام الدین  
 بن شیخ حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن حضرت خواجه معین الحق والدین اند شیخ  
 مخدوم حسین ناگورنی خویشاوندی نسبت اولاد خود با اولاد حضرت یازید نمودند



ازین خویشاوندی زیاده تر ثابت شد که شیخ بایزید از خاندان حضرت خواجہ احمد  
 جہان آرا بیگم و رستم مونس الارواح نوشته اند کہ والد ماجد حضرت بادشاہ  
 خلافت پناہ صاحب قرآن ثانی شاہجہان بادشاہ غازی دایم ملکہ را برسیادت  
 حضرت خواجہ معین الحق والدین اطمینان کلی بنود و جوارہ در تفتیش صحت  
 سیادت میبوند و اگر چه اکثر عرض کردم کہ حضرت سید حسنی الحیجہ مستند الاکام حقہ  
 یقین نیکو دید و زسی اکبرنامہ ملاحظہ میفرمودند در ان بعض احوال و ذکر سیادت  
 حضرت یافتہ کما یغنی مطلق گردیدند و در نسخہ اشجار الجہال نوشته کہ اولاد خواجہ  
 معین الدین خمسہ بن خواجہ حسام الدین سوختہ موصوف و زنا نودہ قیام ساقند  
 و اولاد خواجہ قیام الدین بن خواجہ حسام الدین سوختہ مدح یا ہمیر سکونت پذیرفتند  
 و بجای خواجہ معین الدین سجادہ نشین آن مقام گشتند و انکہ عرصہ گذشت  
 کہ سجادہ نشین آنجا میر بنم الدین بن سید فخر الدین بن سید محمد بن سید علاء الدین  
 بن سید علم الدین بن شیخ ابوالنجر بن شیخ معین الدین بن خواجہ شیخ بایزید  
 بن شیخ طاهر بن شیخ بایزید بزرگ بن شیخ احمد بن شیخ فخر الدین بن خواجہ معین الحق  
 والدین اند و عباد اللہ را ہدایت و رہنمائی میفرمایند و شخصی کہ این کتاب را  
 بار دو تہذیب نمودہ باری بخدمت شان رفتہ بود و این بیت گفتہ اوست  
 بدیت ولی ملک ہند وستان حضرت خواجہ معین الدین بد زنبارش بر سر سجادہ  
 تعظیم میر بنم الدین بد احوال خلفائے حضرت بطور بسیار محقر چون خواجہ تقسیم  
 مالک بہ خلفا فرمودند حضرت حمید الدین صوفی قدس سرہ را دلی و خواجہ  
 قطب الدین بختیار را ناگو فرمودند و قتیکہ ایشان بجای مقررہ خود را  
 رسیدند خواجہ قطب الدین شکوہ نمودند کہ درینجا مردمان شامغل و خدا طلبند  
 درینجا کہم و شیخ حمید الدین صوفی گلہ کردند کہ درینجا مردمان صاحب غرض طالبانند

فرستادند و بعد ازان ایشان بجای خود بودند و گله فقر نمودند و حضرت خواهر  
 قطب الدین بختیار کاکی اوشی بن سید کمال الدین احمد از سادات چشتی ساکن موضع  
 اوش از مصافات قصبه فرغانه اندوچه لتیمیه نام کاکی این سرت که باری در دلی  
 بسبب عدم رغبت ایشان تنگی سماش بود چون طفلان از گر تنگی فریاد آورده می  
 حضرت اشاره سمت حجره نمودند و ازان تان پنجه بقدر قوت لایوت برآمدی  
 و آن نماز کاکی گفتند و چونیکه ایشان بعمر یک و نیم سال بودند و الدماجد  
 انتقال ساختند و نصف کلام حمید در جل از شنیدن تلاوت مادر خود یاد نمودند  
 و نصف بقیه را قاضی حمید الدین بحکم آئی در یکدم یاد کنند و من بعد حضرت  
 خضر علیه السلام ایشان را حواله امام ابو حنیف نمودند چنانچه تعلیم علوم ظاهری  
 و باطن ایشان نمودند و بالکلیه تعلیم علوم باطنی از خواجہ معین الحق و الملت الدین  
 یافتند و در اشجار اربع سال نوشته که بیست سال قبل از بیعت در سحر یافت مستغرق  
 شده بودند و صفائی باطن حاصل نموده و اکثر با خضر علیه السلام صحبت داشتند  
 پس ازان از حضرت خواجہ بیعت کردند و خبری از مناقبات ایشان  
 که در بدو رساله بدان بیان گشته بران اختصار کرده شد بارے در ماه صفر  
 جمعی متقدمین صاحب کمال از مسجد بیکان تشریف می آوردند و جایگاه  
 اکنون روضه شریف است استاده فرمودند که از اینجا بوی عشاق می آید لکن  
 اگر بفرود شد بگیرد می رفته انگش را بیاورد و آن سزدین را حضرت از  
 بدضا و رغبت خرید و جای مزار خود معین فرمودند و همه مریدان جای مزار خود  
 نشان نموده بر مکان تشریف آوردند در شب غره ربیع الاول خادم را فرمودند  
 که نیاز مولود شریف نمایند و هر سال محفل مولود شریف بر مکان حضرت میگردد

و تمام مشائخان شهر آمده مولود شریف میخوانیدند و قوالی نامزد و امیر محمد دیوبند  
چون حضرت اورا دیدندی مشرودندی که این لائق صوفیان است الغرض در شب  
غره سماع آغاز گردید و در جذبه و شوق مائینج دهم ماه مذکور تمام از ان هفتاد و  
میران جان بحق تسلیم نمودند و فایز بجنان شدند و بتاریخ دهم بر مکان شیخ  
علی محفل بود و در وقت آن حضرت هم مجلس بود چنانچه از سماع بیہوش گردیدند  
و در همان عالم بیہوش بسبب اخلاص و محبت بر مکان شیخ علی تشریف بردند  
و قوال غزل آغاز نمود و چون این شعر رسید شمع کنگار نجر تسلیم را به ہر زمان  
از غیب جانی دیگرست بجز ازین بسیار ذوق مشرود و وجودی بدر چنانیت غلبہ  
کرد و ہائسان رونق افروز خانقاہ گردیدند و در ہمان حالت بتاریخ چهار دہم  
ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۱ و چہار ہجری رحلت فرمای دار البقا گشتند و  
منزل مقدس در دہلی کنہ زیارت گاہ خلافت است ذکر شیخ حمید الدین ناگوری  
مرجع اہل سلوک و طریقت محزون ولایت و شریعت سالک مسالک ترک و تہذیب  
عارف معارف توکل و تقریر امیر مملکت حقیقت پیر طالبان طریقت محمد عطا لقب  
بسلطان اتارکین شیخ و صوفی حمید الدین ناگوری قدس سرہ از خلفائے  
عظام خواجہ بودند و از خاندان سعید بن زید کہ یکی از عشرہ اصحاب مائے بہشتی  
اند پسید گشتند و عمر شان چنان دراز بود کہ تا وقت حضرت سلطان الاولیاء  
شیخ نظام الدین زندہ بودند منقول است کہ روزی حضرت خواجہ معین الحق  
والدین فرمودند کہ ایندم در قبولیت کثادہ است ہر کس چیزیکہ خواہد پیاد چنانچہ کی  
مستدعی دین گشت و دیگر طالب دنیا خواجہ با صوفی صاحب مدوح فرمودند  
کہ شما میخوانید کہ در دین مغرور و مکرر ہاشید گفتند ہندہ چیست کہ گمانے نماید  
ارادہ والا از ہمہ اولی حضرت در شان ایشان فرمودند تا کہ الدنیا و سانس

من القضا سلطان التارکین حمید الدین ناگوری و ہمین لقب شان گردید و چون  
 خواجہ یسوی قطب الدین قدس سرہ اشارہ نمودند ایشان ہم ہمان جواب دادند کہ  
 صورتی صاحب گفتہ بودند و صورتی در موضع سوانی کہ از مضائق ناگوریست  
 چند طناب زمین بدست شریف میکاشتند و آن یک خومرہ دیگر تیکہ گفتند خواجہ  
 میفرمودند کہ ماہمین اولاد ما و شما فرقی نیست چنانچہ بعد خواجہ در میان اولاد  
 حضرت رضی اللہ عنہ و صورتی خویشاوند ہما گردید و صورتی در سنہ شش صد  
 ہفتاد و سہ ہجری یتیم بست و نهم ماہ ربیع الآخر حلت فرمای در السلام  
 گردیدند و مرقد شان متعل شہر لہ ہار پورہ در ناگور واقع است ذکر شیخ محمد  
 یادگار جزوے احوال ایشان پیشتر نوشتہ شد لهذا زیادہ نوشتن غالی از اول  
 کلام نیست ذکر شیخ غنی الا احوال ایشان ہم بالا گذشتہ از تقاضای ترقی  
 خواہ و کرامت خواجہ ذکر شیخ عبد الرحمان فاروقی ایشان خلق غریب اللہ  
 اور سفر و حضر اکثر بہ قاب خواجہ میبودند و چنان در خدمت پیر و مرشد حاضر بود و  
 گو یارتہ فانی الشیخ حصول بود و مقتولہ او شانت کہ ہر کہ باور و ایشان  
 بجا جزوے و انکسار بس پیش آید خدا یتعالی اور ایزرگ گرداند و شجاعت و بہ  
 و ہر کہ طعنا محاسنی از ین نور و و پو شا کہ اسے لطیف پوشد و غافل خسیا و کاو  
 و خدمت و مومن آملہ بر مملات این باشد ذکر شیخ حسین ایشان اہل کشف  
 و کرامت بودند و قول شان بود کہ خدا یانہ شوق جنت دارم و نہ غم و نہ نا  
 صرت ذوق فضل و کرم است و آن مرا حاصل است ذکر خواجہ جمال الدین  
 او شیخی ایشان اکثر در گوشہ و عزلت میماندند و نہایت مجذوب بودند و قول  
 شان انیست کہ علامت و دست حق انیکہ ہمیشہ تناسل تناسل دارد و عادت  
 انیکہ کسے دیدہ بہ تامل بر و عمل نماید و از مکر و ہش دیگران عبرت پذیرد و طالب

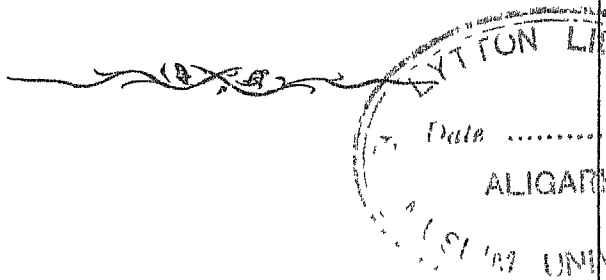
مناجیه اهل عاقبت کسی نمیباشد و هر که اندک داند دنیا متعلق گشت از نفعات عقیقه  
محرورم ماند و ذکر مولانا ضیاء الدین که فاضل علم فلاسفه بود و بالاکلا شته  
ذکر شیخ ابو جلال الدین که مافی ایشان نهایت مجاهده و ریاضت مینمود و مذموقوله  
او شائست که تمامه در هر کس را کوشش دین و دنیا باید و آنکه در دنیا زیاده  
اختیار کرد و طمع را بوجوب این شعر سعدی شیرازی قدس الله تعالی سرود  
طمع را سحر است هر سه تنی به نگر و از ان طامع اثر ابی به ترک نمود تمام  
خلق محتاج او خواهد شد ذکر مولانا بهاء الدین ایشان در ویش کامل بودند  
فرموده اند که دل عارف خزانة الیست پر از حکمت است الهی چون در حکمت  
بسته شود عارف بیرود و لیکه خواہش نفسانی ندارد و بالذکر صحبت حق یا ذکر  
دوست زیادہ نمودن موجب خوشنودی است او ست ذکر شیخ محمد اصفہانی  
ایشان بر مقام فنا فی الله بودند و مقولہ ایشان ست هر که طمع کرد احسان  
حق و شراموش نمود و ہلاک شد و ترک دنیا سنت افضل ست و صحبت حق  
مضر است اکل ذکر شیخ حسن ایشان بر مقام فنا فی الرضا بودند و فرمودہ اند کہ خلیل  
ہمان است آنکہ رجوع سمت باری تعالی دارد و صحبت او تعالی بر محبت تمام دیگران  
غالب باشد و دوری از دنیا موجب قربت خداست ذکر شیخ بہمان الدین چشتی  
ایشان فرمودہ اند کہ جائے بخاطر تر از جنت نیست ذکر شیخ محمد واحد چشتی ایشان  
میفرمودند کہ ضمیر مومن در یک ساعت ہفت بار متغیر میگردد و دل منافق تا  
ہفت سال یکسان میماند ذکر شیخ جلال الدین تبریزی ایشان میفرمودند  
ہر کہ بما سواے الله محبت دارد او خوارست و در دنیا مارا و چرخ خوش می آید  
بکہ صحبت فقر او دیگر خدمت اولیا و ہر کہ از کار مسلمان آسان شود و در ہر  
نواب عبادت سی سال میدہندش ذکر شیخ احمد ابن عبدالواحد برہان ایشان

بر زبان مقدس میرانند که راه حق دو قدم است یکی دنیا و دیگر آخرت  
 چون انسان ازین بردوبه هست تمام بگذشت و توبه واجب تقالی رسید و توبه  
 از جهان استغنا باید ذکر شیخ نیلایان ایشان مریدان خود را تلقین فرمودند  
 که هر که در پناه توبه آمد گویا او در زینار عصمت جا گرفت و محبت آنرا نهند  
 که جزو دوست بکنی علاقه ندارد و ذکر شیخ مولانا بهاء الدین ایشان میفرمودند  
 طالب صادق را از ذکر حق سیر نیگردد و بغیر شغل آرام نیباشد ذکر شیخ  
 بهار الدین محمد بشدادی مقوله او شانست که بلندترین مقامها خوف است  
 و احمق ترین انسانها آنست که گوید یافتن او تقالی اہم است و کسی را ورنیافتن  
 ذکر شیخ احمد ایشان میفرمودند که موجب موت اصلی انسان و میراست  
 یکی سوال پرس غیر حق و دیگر خوف از کم بایگی و عالی هست آنکه بر نفس سرکش غالب  
 آید و ذکر شیخ غفری ایشان میفرمودند که تا در ویش ترک شہوت نکند کامل نشود  
 و برین راه آنکس چپیکه در دست راست کتاب الله و در دست چپ سنت  
 رسول است و در ویش او گمراه و مخدول نشود واضح باد که اگر ذکر  
 بالتخیل نموده آید کتابی دیگر باید از اجمال تمام ذکر کرده شد

### خاتمت الطبع

پس از ستایش خداوندی که بفضیلت وجود فیض آمو در سل و انبیاء تاریکی  
 جہل را یکسر زایل نموده و بآسپه شرف بهشت آنا سلسله هدایت متین  
 اقطاب و اوتاد از ابرہ لیا کر اہم و اعظیای اہل باطن ذہبی الاحترام تا نگردد  
 مشرود شیدین را باد که درین ایام نیکو انجام رساله نافع عام و عمالیہ سودمند تمام  
 بشر و بسط تمامی محتوی و منظومی بر سوانح عجمی مشتمل باشد و از ادب و اخلاق

چشتیہ قدس اسرار ہم واسوۃ اہل یقین بشیواسی دین خواجہ معین الحق والدین  
حضرت حسن سنجری شہم الاجمیری قدس سرہ و حالات کرامت انتساب خرق  
مادات حضرت از وقت ولادت با سعادت و قدوم شریف بہر مرز بوم و حصول  
ہیبت ظاہری و باطنی و تشریف آوردن بہندوستان و معارضہ بر اچہ پتھورا  
والی اجمیرتے اہلکہ این رسالہ مذکور ترجمہ باب سوم ست از کتاب ہدایین  
و مونس الارواح و کتاب اشجار الجبال و اخبار الاخیار موسوم بہ و قلع  
شاہ معین الدین چشتی کہ صاحب استدانتی بابو لال صاحب خلف  
رشید منشی کشوری لال صاحب منصف درجہ اول رئیس آلہ آباد تلمیذ خاص عالم  
نبیل مولوی عظمت علی صاحب کہ بعد اصلاح استفادہ خدمت او ستاد خویش  
این ترجمہ را بحسن عبارت ردیفی وادہ حال حسب خواہش ذائقہ شناسان مذاق نشو  
بار دوم بہتمام کنندہ و انحضرت گنج در مطبع نامی ہشتی نول کشور بجاہ نومبر ۱۳۵۷ عیسوی  
منطبع شدہ آویزہ گوش روزگار گردید خدای دو جان مقبول و مطبع عالم و عالمیان کناد







LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

DATE SLIP

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of one anna will be charged for  
each day the book is kept over time.

۱۶/۴۶

